عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۳ | ۱۴تا۲۱ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ مطابق ۸تا۱۵ نومبر ۲۰۱۴ء | شمارہ:۴۳

۳۳ ویں سالانہ آل پاکستان

ختم نبوت کانفرنس

چناب نگر

☆ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا مجاہدین ختم نبوت اور اراکین پارلیمنٹ کا تاریخی کارنامہ ہے: مولانا عبدالمجید لدھیانوی

☆ تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دینے والوں کو شفاعت محمدی نصیب ہوگی: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

☆ قادیانی آیات ختم نبوت میں تحریف معنوی اور احادیث نبویہ میں مطلب براری کے معانی نکال رہے ہیں: مولانا اللہ وسایا

☆ قادیانی دین اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں: صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں علماء و مشائخ کے خطابات

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

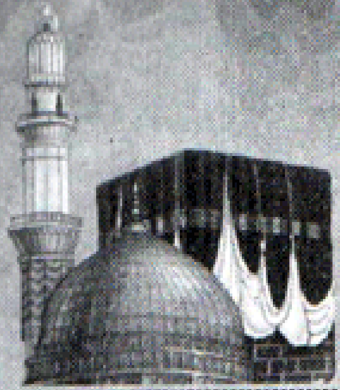

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے؟

سیّد گل محمد، کوئٹہ

س:...... تین دوست مل کر شراکت داری پر ایک جگہ مارکیٹ تعمیر کرتے ہیں، مارکیٹ میں ٹوٹل ۲۰۰ دکانیں ہیں، دکانوں کی بکنگ یکم جنوری ۲۰۱۲ء سے شروع ہوتی ہے اور اسی وقت تمام دکانوں کی قیمتیں مقرر کردی جاتی ہیں، ایک سال یعنی یکم جنوری ۲۰۱۳ء تک نصف دکانیں فروخت ہوجاتی ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ اب بقایا سو دکانوں کی زکوٰۃ کا کیا معاملہ ہوگا؟ جبکہ اس وقت اگر خریدار مقرر کردہ قیمت سے کچھ رقم کم دینے کا اصرار کرے تو بھی مالکان فروخت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ زکوٰۃ پہلے سے طے شدہ قیمت پر یا آج کل کی قیمت پر ادا کرنی ہوگی یا پھر یہ بقایا دکانوں پر جتنا خرچہ ہوا ہو، وہ خرچہ ٹوٹل سے نکال کر آج یا پھر سابقہ قیمت پر ادا کریں؟

ج:...... بصورت مسئولہ مذکورہ دکانوں کی زکوٰۃ ادا کرنے میں اسی تاریخ کی قیمت فروخت کا اعتبار ہوگا جس تاریخ کو زکوٰۃ ادا کرنے کا ارادہ ہو، خواہ اس دن دکانوں کی قیمت مقررہ قیمت سے کم ہو یا زیادہ، دکانوں کی سابقہ طے شدہ قیمتوں کا اعتبار نہیں۔

وتر کی نماز میں کس طرح اقتدا کریں؟

س:...... ماہ رمضان میں جب ہم عمرہ کی ادائیگی کے لئے حرم شریف چلے جاتے ہیں تو مکہ مکرمہ میں امام وتر نماز ۲ رکعت اور ایک رکعت علیحدہ کرکے پڑھاتے ہیں، ایسی صورت حال میں کیا ہمیں امام کے پیچھے دو اور ایک رکعت کرکے پڑھیں؟ یا پھر ہم اپنے ہی طریقے سے ۳ رکعت الگ ہوکر پڑھیں (جبکہ ہم میں سے بعض دوستوں کا خیال ہے کہ سعودیہ والے دو رکعت نفل کی نیت سے پڑھتے ہیں؟)

ج:...... جو ائمہ دو رکعت پر سلام پھیر کر ایک رکعت الگ پڑھتے ہوں، ان کی اقتدا میں وتر نہ پڑھا کریں، ایسی صورت میں اگر اپنے ساتھی موجود ہوں اور کسی طرح نامناسب نہ ہو تو الگ جماعت کرالیا کریں، ورنہ اکیلے اکیلے حسب معمول وتر پڑھ لیا کریں۔

بیوی کا نان ونفقہ اور جیب خرچ

طارق ظہیر، کراچی

س:...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام بیچ اس مسئلہ کے کہ اس کی کیا شرعی حیثیت ہے کہ اگر ایک شخص اپنی بیوی کی دنیاوی ضروریات مثلاً روٹی، کپڑا اور مکان کو پورا کرتا ہو تو بھی کچھ نقد رقم بطور نان ونفقہ اس کے ذمہ لازم ہے؟ اگر وہ شخص اپنی بیوی کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے باوجود صرف اس لئے گناہگار یا موردِ الزام ہے کہ وہ اس کو ماہانہ نقد رقم بطور نان ونفقہ نہیں دیتا تو شریعت بھی ایسے شخص کو گناہگار یا موردِ الزام ٹھہراتی ہے؟ براہ کرم شریعت کی روشنی میں اس کا جواب دے کر بندہ کی تشفی فرمائیں۔

ج:...... صورت مسئولہ میں جب شوہر اپنی بیوی کی جملہ ضروریات مع نان نفقہ کے پوری کردیتا ہے تو پھر بیوی کے لئے نقد رقم کا مطالبہ کرنا شرعاً درست نہیں اور نہ ہی خاوند کے ذمہ شرعاً اس مطالبہ کو پورا کرنا لازم ہے۔ ہاں! اخلاقاً خاوند کو چاہئے کہ وہ ماہانہ کچھ رقم بطور جیب خرچ اپنی حیثیت کے مطابق جو بھی دیدے اور اس جیب خرچ کا اس سے حساب نہ لیا کرے۔ باقی میاں بیوی کا رشتہ قانون کے ترازو کی تول پر نہیں نبھایا جاتا۔ اس رشتہ میں مٹھاس، پیار ومحبت ایثار واقرار کے ذریعے ڈالی جاتی ہے، جس کے لئے کسی مفتی سے فتویٰ لینے کی ضرورت نہیں بلکہ میاں بیوی کو اپنے تعلقات بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری　صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی　مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۳　۱۴ تا ۲۱ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ مطابق ۸ تا ۱۵ نومبر ۲۰۱۴ء　شمارہ:۴۲

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

۳۳ویں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	۴	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا پس منظر	۱۰	مولانا عزیز الرحمن جالندھری
ختم نبوت کانفرنس میں علماء و مشائخ کے خطابات	۱۲	مولانا عبدالحکیم نعمانی
جناب محمد نذیر کی قبول اسلام کی سرگزشت (۲)	۱۶	منصور اصغر راجہ
تحریک ختم نبوت... آغاز سے کامیابی تک (۵)	۱۹	سعود ساحر
جسمانی یا روحانی مرض	۲۲	ڈاکٹر زاہد الحق قریشی
ایک ہفتہ حضرت شیخ الہندؒ کے دیس میں (۲۵)	۱۳	مولانا اللہ وسایا مدظلہ

زرتعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری　مطبع: القادر پرنٹنگ پریس　طابع: سید شاہد حسین　مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

۳۳ویں سالانہ آل پاکستان

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

بحمدہ تعالیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مورخہ ۲۳، ۲۴ر اکتوبر ۲۰۱۴ء کو تینتیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں آب وتاب سے فقید المثال طور پر انعقاد پذیر ہوئی۔ امسال یہ کانفرنس ایسے موقع پر منعقد ہوئی کہ مدرسہ ختم نبوت کے جدید حصہ کی تعمیرات سو فیصد مکمل ہو چکی تھیں۔ صحن میں ٹف ٹائل لگ چکی تھی۔ ۸عدد وسیع وعریض باہمی متصل گراسی پلاٹوں میں گھاس اپنی مکمل تروتازگی سے دل لبھا رہا تھا۔ دائیں بائیں تمام کمروں میں عمدہ قسم کا کارپٹ بچھایا جا چکا تھا۔ چالیس فٹ بلند وبالا 10x18x18 کی ٹینکی جس میں بیس ہزار گیلن پانی کے جمع ہونے کی گنجائش ہے، مکمل تعمیر ہو چکی تھی۔ نئی ٹربائن لگ چکی تھی۔ بلڈنگ کی پچھلی جانب پر شرق وغرب کی جانب وسیع وعریض وضو خانے تیار تھے۔ جس میں مجموعی طور پر نئی وپرانی بلڈنگ میں تقریباً پانچ سو افراد ایک وقت میں وضو کر سکتے ہیں۔ تمام کمروں میں انیج باتھ چالو ہو چکے تھے۔ غرض ۳۳ویں سالانہ کانفرنس کے مہمانوں کی سہولت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے امکانی طور پر تمام تیاری مکمل کر لی تھی۔

ہر سال کانفرنس کے لئے ڈسپنسری بھی قائم کی جاتی ہے۔ امسال اس نئی بلڈنگ کے دو کمروں کے آگے چاردیواری کر کے باہر میں سڑک سے دروازہ دے کر مستقل ڈیزائننگ کے تحت وسیع وعریض ڈسپنسری مستقل بنیادوں پر تعمیر ہو کر فعال کر دی گئی تھی۔ اس وقت ایک ڈاکٹر صاحب ہر روز ۳ سے ۶ بجے تک ڈیوٹی دیتے ہیں۔ ایک مستقل کوالیفائڈ ڈسپنسر اس کے علاوہ مصروف کار ہیں۔ ہر روز ساٹھ سے ایک سو کے درمیان مریضوں کو فری میڈیکل سہولت دی جاتی ہے۔ امسال ۱۲ر اکتوبر کو ایک فری میڈیکل کیمپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے یہاں پر لگایا گیا۔ صبح دس بجے سے مغرب تک بغیر وقفہ کے پورا دن مجموعی طور پر چار سو سے زائد مریضوں کا الٹراساؤنڈ، بلڈ ٹیسٹ، ای سی جی وغیرہ کے ٹیسٹ ہوئے۔ پانچ ڈاکٹرز اور اتنا ہی دیگر عملہ کی ٹیم جناب ڈاکٹر قاری محمد صولت نواز کی سربراہی میں آئی۔ کچھ ڈاکٹرز حضرات مریض چیک کرتے۔ جن کا ٹیسٹ لینا تجویز ہوتا۔ ان کے ٹیسٹ ہوتے۔ نسخہ لکھا جاتا اور تجویز کردہ دوائیاں مہیا کی جاتیں۔ اس دفعہ چناب نگر کے قرب وجوار میں سیلاب آیا تھا۔ اس سے متاثرہ بہت سارے لوگوں نے بڑے شوق سے اس فری میڈیکل کیمپ سے فائدہ اٹھایا۔ ٹیسٹوں کے علاوہ بعض مریض ایسے تھے جنہیں چیک اپ کے بعد تجویز کردہ ادویات دی گئیں۔ ان سب کی مجموعی تعداد آٹھ صد ہوگی۔ ان سب کو فری کھانا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مہیا کیا گیا۔ عید کے موقع پر پچیس بڑے جانوروں کی قربانی کا گوشت علاقہ بھر میں تقسیم کیا گیا۔

سیلاب کے موقع پر ایک بار چارسدہ کے جماعتی رفقاء نے دس لاکھ روپیہ کا آٹا، گھی، چاول اور دیگر اشیاء گھر گھر جا کر تقسیم کیں۔ دوسرے علاقوں سے بھی امداد لے کر دوست آتے رہے اور مجلس کے رفقاء کی نگرانی میں جا کر تقسیم کرتے رہے۔ اب کانفرنس سے اگلے روز سیلاب زدگان میں رضائیاں تقسیم کرنے کا نظم بنایا گیا ہے۔

رضائیاں پہنچ گئی تھیں۔ فہرستیں مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا غلام مصطفیٰ بنا رہے تھے۔ تقسیم کنندگان معطی حضرات تشریف لائیں گے تو گھر گھر جا کر سردی سے بچاؤ کی رضائیاں تقسیم ہونا تھیں۔ کانفرنس سے اگلے روز ۲۶؍اکتوبر کو فری آئی کیمپ کا مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں اہتمام کیا گیا۔ ماہر آئی اسپیشلسٹ ڈاکٹر محمد اخلاق صاحب نے آنکھوں کا چیک اپ کیا اور فری ادویات دی گئیں۔ تمام تر ادویات کا اہتمام فیصل آباد سے جناب ڈاکٹر محمد صولت نواز نے کیا۔ غرض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تبلیغ عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ علاقہ بھر میں سماجی خدمات کے ذریعہ بھی ایک اچھا خاصہ حلقہ بنالیا ہے۔ جس سے علاقہ کے عوام کے دلوں میں ڈھیروں محبت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔

سماجی خدمات، لٹریچر کی ترسیل اور تبلیغ کے علاوہ قدیم اور جدید وسیع وعریض کو قامت بلڈنگوں میں حفظ وناظرہ قرأت وگردان کی بنین وبنات کی تعلیم کے علاوہ درس نظامی کی کلاسیں قائم ہیں۔ اس وقت تک سینکڑوں حفظ وناظرہ، درس نظامی، میٹرک کے بچوں نے تعلیم مکمل کی ہے۔ امسال اس مدرسہ میں مشکوٰۃ شریف کے درجہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ فالحمدللہ!

اسی طرح ملتان دفتر میں سہ ماہی سالانہ ختم نبوت کی کلاس مدارس کے فضلاء کے لئے لگتی تھی۔ اس سال اس کا دورانیہ ایک سال کر کے اس کا اجراء مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں کیا گیا۔ فاضل نوجوان، مناظر مولانا محمد رضوان عزیز کو اس کلاس کی نگرانی سپرد کی گئی۔ آپ کے علاوہ مدرسہ ختم نبوت کے صدر مدرس مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد امین، مولانا محمد احمد بھی یومیہ مختلف متنوع نصاب تخصص کی کلاس کو پڑھاتے ہیں۔ یومیہ نو گھنٹہ تعلیم ہوتی ہے۔ مقالہ جات، خطابت، مناظرہ، حفظ حدیث کے علاوہ قدیم وجدید تمام فتن کا تقابلی جائزہ پر مکمل عبور کے حامل علماء ومناظرین ومتکلمین کا مکمل نصاب پڑھانا مطلوب ہے۔ غرض سماجی، تعلیمی، تبلیغی ان خدمات جلیلہ کی حق تعالیٰ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس علاقہ میں توفیق ارزاں فرمائی ہے۔

۳۳ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے لئے عیدالاضحیٰ سے قبل چہار رنگہ خوبصورت اشتہار شائع کر کے ملک بھر کے جماعتی رفقاء اور مبلغین حضرات کو ارسال کر دیا گیا تھا۔ تمام حضرات نے اپنے اپنے حلقہ میں قافلوں کی ترتیب قائم کر لی تھی۔

عید کے تین دن گزار کر چوتھے روز جمعرات کو مبلغین حضرات کا اجلاس منعقد ہوا۔ اساتذہ اور مبلغین حضرات سمیت اٹھائیس حضرات کی مختلف علاقوں میں پیغام دعوت کے لئے ڈیوٹی لگی۔ لاہور، گوجرانوالہ، ساہیوال، فیصل آباد، سرگودھا ڈویژن کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں اشتہارات، بینرز، فلیکس لگوانے کا اہتمام کیا گیا۔ بیانات ہوئے۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اجتماعی وانفرادی طور پر دعوت کا سلسلہ چلایا گیا۔ تمام حضرات نے شب وروز ایک کر کے تندہی سے یہ فریضہ سرانجام دیا۔ بظاہر تو یہ ایک سالانہ کانفرنس ہوتی ہے۔ لیکن اس کی تیاری کے لئے چار پانچ ڈویژنوں میں لگاتار تبلیغ عقیدہ ختم نبوت سے ایک نورانی ماحول قائم ہو جاتا ہے۔

مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا سیف اللہ خالد نے کانفرنس کی منظوری، پنڈال کی تیاری، گردونواح کی صفائی، سڑکوں پر چونا ڈالنا، بجلی، پانی، جنریٹروں کی آمد، ڈیزل، لکڑی کی خریداری، خورد ونوش کے سامان کی فراہمی، کھانا پکانے والی ٹیموں سے رابطہ، ۲۰۰ جدید صفوں کی پشاور سے حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کے ذریعہ منگوانے کا تمام عمل مکمل کر لیا۔

سیکورٹی کے لئے حسب سابق مانسہرہ کی جماعت، جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے ذمہ داران کھانا کھلانے کے لئے جامعہ طیبہ فیصل آباد اور شیخوپورہ مجلس کے حضرت قاری محمد ابوبکر، سمیت تمام حضرات نے بار بار دورہ کر کے منتظمین حضرات سے مشورہ کے بعد اپنے اپنے پلان ترتیب دے رکھے تھے اور ڈیوٹیاں دینے والے حضرات کی فہرستیں بن گئی تھیں۔ ان کے پہنچنے کا ٹائم طے ہو چکا تھا۔ ۲۱؍اکتوبر دوپہر کو حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری تشریف لائے۔ تمام موجود حضرات نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ تمام حضرات نے اپنی اپنی کارکردگی اور اپنے اپنے شعبہ ڈیوٹی کے انتظامات کی تیاری کی رپورٹ دی۔ ظہر سے عصر تک میٹنگ ہوئی۔ اس میں مناسب ردوبدل کے بعد ڈیوٹیاں لگادی گئیں۔ مدرسہ کے اساتذہ کی سرپرستی میں طلباء کرام نے مدرسہ کی صفائی کر کے اس کے در و دیوار کو نہ صرف چمکتا دمکتا بنادیا۔ بلکہ مہمانوں کی آمد کے لئے سراپا انتظار بھی کر دیا۔ اسی دن ہی صبح سے ٹینٹ کا سامان آنا شروع ہو گیا۔ شام کو پنڈال کا سائبان کھڑا کر دیا گیا۔ اگلے روز شام کو تمام پنڈال کی ٹف ٹائل پر چاولوں کی پرالی بچھا دی گئی۔ ۲۲؍اکتوبر کو بجلی کی تنصیب کر کے جنریٹروں کو چالو کر دیا گیا۔ جامع مسجد ختم نبوت کے ساتھ ملحقہ سولہ کنال کا گراسی پلاٹ جواب عمدہ باغ کی شکل اختیار کر چکا ہے اس میں حسب سابق کھانا کھلانے کا پنڈال تیار کیا گیا۔ بدھ کے روز ظہر سے قبل جھنگ سے کھانا پکانے اور چنیوٹ سے روٹیاں پکانے والی ٹیموں نے

آ کر اپنا انتظام مکمل کرلیا۔

چارسدہ سے عصر کے قریب اطلاع ملی کہ سات عدد بڑی ہینو، ڈائیو طرز کی بسوں پر قافلہ روانہ ہورہا ہے۔ سکھر سے اطلاع ملی کہ ایک مستقل بوگی پاکستان ایکسپریس کے ساتھ کانفرنس کے شرکاء کی لگ کر آرہی ہے۔ سندھ تھرپارکر، کنری سے، کراچی سے، ایبٹ آباد، مانسہرہ، حیدرآباد، بنوں، کوہاٹ، راجن پور، کوئٹہ، مردان، خضدار، میانوالی، خوشاب، صوابی، پشاور، سیالکوٹ، ڈسکہ، ڈیرہ اسماعیل خان، ڈیرہ غازی خان، نوشہرہ، لاہور، ٹنڈو آدم، سانگھڑ، گمبٹ، ساہیوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ، پھلور، دارالعلوم ربانیہ، جامعہ امدادیہ فیصل آباد، قصور، جنڈو الا، بہاول نگر، گوجرانوالہ، سرگودھا، علی پور چٹھہ غرض ہر قابل ذکر شہر سے وفود وقافلوں کی روانگی کی خوش کن اطلاعات نے نیا ولولہ وجذبہ دیا۔

عصر کے قریب جامعہ دارالقرآن فیصل آباد، ایبٹ آباد، مانسہرہ کے رفقاء کی آمد ہوئی۔ صاحبزادہ مولانا عزیز الرحمن رحیمی، مولانا غلام فرید، جناب عبدالروف کی قیادت میں رفقاء نے سیکورٹی کا نظم سنبھال لیا۔ رات بھر قافلوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ ۲۳ر اکتوبر جمعرات کی نماز پر جامع مسجد ختم نبوت کا ہال، برآمدہ اور صحن پر ہوچکے تھے۔ کسی زمانہ میں جتنا اجتماع جمعہ کے روز کانفرنس پر ہوتا تھا اسال اتنا تو صبح کے وقت نماز پر ہوگیا۔ کیا سنہری ماحول قائم ہوا۔ عرصہ سے روایت ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لاہور کے امیر حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن کا جمعرات صبح کی نماز کے بعد درس قرآن سے کانفرنس کا آغاز ہوتا ہے۔ اسال بھی ایسے ہوا۔ جمعرات صبح کی نماز کی امامت، تفصیلی درس قرآن اور آپ کی دعا سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ درس سے فراغت کے بعد تمام مہمانوں نے ناشتہ کیا اور پھر اپنی اپنی رہائش گاہوں یا پنڈال میں آرام کیا۔ فجر کی نماز کے بعد تمام پنڈال میں ہزار ہا صفیں قبلہ رخ بچھا کر پورے پنڈال کو بقعہ نور اور سراپا نورانی کیفیت کا حامل بنادیا گیا۔

قریباً ساڑھے نو بجے سپیکر چالو کیا گیا۔ دوستوں نے اٹھ کر وضو بنایا اور پنڈال میں تشریف لانا شروع ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے کی۔ صدارتی کلمات ارشاد فرمائے۔ مختصر وقت میں کانفرنس کی غرض وغایت اور مکمل تاریخ جستہ جستہ دہرائی۔ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے دعا فرمائی اور کانفرنس کا آغاز کردیا گیا۔

پہلی نشست......جمعرات قبل ازظہر:

صدارت: حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، تلاوت: قاری محمد مہتاب، متعلم مدرسہ ختم نبوت چناب نگر۔

نعت: حضرت حافظ محمد شریف مچن آباد، تقریر: مولانا محمد نعیم متخصص مدرسہ عربیہ ختم نبوت، مولانا احسان الحق، مولانا بلال رشید، مولانا عبدالروف، مولانا محمد امجد، حافظ عبدالوہاب جالندھری مبلغ حافظ آباد، مولانا خبیب احمد، مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا مختار احمد، مبلغ کنری، مولانا توصیف احمد، مبلغ حیدرآباد، مولانا سیف الرحمن، لاہور۔ اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد علی صدیقی مبلغ میرپورخاص، مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاول نگر

دوسری نشست......بعد ازظہر تاعصر:

صدارت: حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد حضرت مولانا مطلع الانوار، چارسدہ، تلاوت: قاری محمد یاسر، مدرس جامعہ سراجیہ چیچہ وطنی۔ تقریر: مولانا محمد وسیم، مبلغ چناب نگر، مولانا غلام حسین، مبلغ جھنگ، جناب سید نورالحسن امیر جماعت اسلامی چنیوٹ۔ نعت: حافظ محمد شریف مچن آبادی، حافظ نادر شاہ، چارسدہ، قاری محمد شریف محمودی چشتیاں۔ مہمان خصوصی: حضرت مولانا سید محمود میاں، شیخ الحدیث ومہتمم جامعہ مدنیہ جدید لاہور، حضرت مولانا قاری محمد خلیل بندھانی، استاذ التفسیر جامعہ اشرفیہ سکھر، مولانا حق نواز خالد خطیب فیصل آباد، مولانا صاحبزادہ شہاب الدین موسیٰ زئی شریف، مولانا مفتی عبداللہ شاہ، چارسدہ۔ اسٹیج سیکرٹری: حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

تیسری نشست......بعد ازعصر:

مہمان خصوصی وصدر اجلاس: پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، سوالات وجوابات: راقم فقیر اللہ وسایا

چوتھی نشست......بعد از مغرب تا قبل از عشاء،

تلاوت ونعت کے بعد تقریر مولانا عبدالرؤف چشتی اوکاڑہ، مجلس ذکر: حضرت مولانا غلام رسول صاحب دین پوری

پانچویں نشست......بعد از عشاء:

زیر صدارت: حضرت الامیر شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، تلاوت: قاری محمد عثمان ماکی ساہیوال، نعت: حافظ محمد شریف مخین آبادی، حافظ محمد طارق حفیظ، ساہیوال، تقریر: مولانا سید محمد شعیب، بنوں، مولانا عبدالواحد قریشی، ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا محمد رضوان عزیز، نگران شعبہ تخصص مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر، مولانا مفتی عظمت اللہ، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، بنوں، حضرت مولانا محمد یوسف خان، استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور۔ نعت: حضرت مولانا مفتی سلمان یٰسین، کراچی، تقریر: حضرت مولانا عبدالرؤف فاروقی، مرکزی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام (س)، صاحبزادہ مبشر محمود، خطیب جامع مسجد محمود فیصل آباد، جناب شمس الدین سابق قادیانی، لاہور، حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالجبار عباسی، شاہ پور چاکر، حضرت مولانا صاحبزادہ مفتی عتیق الرحمن، لاہور، مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی، سرگودھا، مجاہد اسلام مولانا عبدالشکور حقانی، لاہور، حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالخبیر آزاد، خطیب بادشاہی مسجد لاہور، حضرت مولانا نور محمد ہزاروی، امیر مجلس سرگودھا، مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، امیر مرکزیہ جمعیت علماء پاکستان، مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان، مرکزی ڈپٹی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام پاکستان۔ کلام: سید سلمان گیلانی، لاہور

تقریر: مولانا زبیر احمد ظہیر، نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، امیر جمعیت اہل حدیث (متحدہ) پاکستان، حضرت مولانا عبدالحمید وٹو، قلعہ دیدار سنگھ کے خطاب پر رات گئے۔ اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے دعا کرائی۔ مہمان خصوصی: مولانا قاری جمیل الرحمن اختر، حضرت صاحبزادہ مولانا احمد علی ثانی، انجمن خدام الدین لاہور، پیر طریقت حضرت رضوان نفیس، لاہور اسٹیج سیکرٹری: مولانا قاضی احسان احمد، کراچی، مولانا محمد قاسم رحمانی، بہاول نگر، مولانا محمد علی صدیقی، میرپور خاص۔

آج کا اجتماع مثالی اجتماع تھا۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت کا پورا پنڈال سامعین سے کھچا کھچ بھر گیا تو رش کی وجہ سے مین گیٹ سے داخلہ بند کرنا پڑا۔ ٹینکی کی جانب کا ذیلی دروازہ کھول کر دونوں سائیڈوں کے سینکڑوں فٹ لمبے برآمدہ میں قطار در قطار مہمانوں کو داخل کیا گیا۔ صحن، مدرسہ کے برآمدے بھر گئے تو کمروں کے دروازے کھول کر ہزاروں آدمیوں نے کمروں میں بیٹھ کر کانفرنس کی کارروائی سنی۔ جامع مسجد وقدیم مدرسہ کے صحن میں سپیکر لگا کر شرکاء کو وہاں پر کارروائی سننے کی سہولت مہیا کی گئی۔ دونوں مدرسوں میں جتنے شرکاء تھے اس سے کہیں زیادہ سڑکوں پر رش تھا۔ ایک جرنلسٹ نے فی البدیہہ کہا کہ کاش عمران خان دیکھتا کہ جلسے یوں ہوا کرتے ہیں۔ اس بار تو مین گیٹ پر اتنا رش ہوا کہ کسی حادثہ کا خوف پیدا ہونے لگا۔ آج مغرب سے کچھ قبل حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب دامت برکاتہم پر کوئٹہ میں حملہ ہوا۔ شدید تشویش ہوئی۔ اس کے بعد کانفرنس میں اس واقعہ کے خلاف شدید غم وغصہ کا اظہار بیانات میں ہوتا رہا۔

امسال طے تھا کہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب کوئٹہ سے فراغت کے بعد جمعہ صبح پی آئی اے سے اسلام آباد، وہاں سے موٹروے کے راستہ تشریف لا کر کانفرنس میں آخری خطاب فرمائیں گے۔ پھر جمعیت علماء اسلام فیصل آباد کے امیر مولانا سید محمد زکریا شاہ صاحب کے حوالہ سے معلوم ہوا کہ جمعہ صبح سپیشل طیارہ سے فیصل آباد، وہاں سے ریلی کی قیادت کے ذریعہ تشریف آوری ہوگی۔

حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب پر قاتلانہ حملہ کے بعد فقیر راقم پر سکتہ کی کیفیت رہی۔ رات گئے پہلے مولانا قاری نذیر احمد لاہور نے تفصیل سے حالات سنائے۔ رات گئے سٹیج پر خود حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب نے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کو فون کیا اور خیریت معلوم ہوئی۔ اب کوئٹہ میں تین جنازے رکھے ہیں۔ کئی کارکن ہسپتال میں ہیں۔ ان حالات میں حضرت دامت برکاتہم کا تشریف لانا تقریباً ناممکن ہوگیا۔ آپ نے شرکت سے معذرت فرمائی۔ رات گئے تو یہ کیفیت رہی۔ رات اڑھائی بجے کے قریب بارش ہوگئی۔ دوستوں نے جہاں جگہ ملی وقت گزارا۔ صبح کی نماز بھی بارش میں ہوئی۔ لیکن وائے عشق رسالت کا جذبہ صادق کہ ایک ساتھی نہ چلا۔ نہ شکوہ کیا۔ اس حالت میں وقت گزارا۔

فجر کی نماز کے بعد حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفےٰ امیر مجلس کراچی نے درس قرآن دیا۔ اس کے بعد دوستوں نے کچھ آرام کیا۔ اتنے میں مولانا عزیز الرحمن

ثانی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا غلام مصطفےٰ اور مدرسہ کے تمام اساتذہ نے مل کر پنڈال کے سائبان، کھانے کا نظم، پنڈال کی صفوں کی ترتیب درست کر لی۔ ۹ ربیع جمعہ کے روز جب صبح کی نشست کے لئے سپیکر کھولا تو الحمدللہ موسم درست ہو چکا تھا۔ آسمان کھل گیا تھا۔ پانی خشک ہو چکا تھا اور موسم میں خنکی نے موسم بہار کا سرور پیدا کر دیا تھا۔ ادھر جلسہ کا آغاز ہوا۔ ادھر کھانا کھلانے کا آغاز کر دیا گیا۔ رات کے اجلاس میں مہمانوں کی کثرت کے باعث عشاء کے بعد اور پھر جمعہ کے روز صبح پہلے سے زیادہ وسیع انتظام کیا گیا۔ کھانا پکانے کی جھنگ کی ٹیم نے جناب محمد جاوید کی نگرانی اور مولانا محمد اسحق ساقی صاحب کی سرپرستی میں بڑی مستعدی سے کام کیا۔ لیکن مہمان اتنے تھے کہ رات کو فوری اور جمعہ کو بھی بیسیوں دیگوں کا جامعہ امدادیہ چنیوٹ میں پکوانے کا حضرت مولانا سیف اللہ صاحب خالد نے ذمہ اٹھالیا۔ فجزاھم اللہ! ان کے اس اقدام سے بہت سہولت رہی۔ جمعہ پر پنڈال بھر گیا۔ تو دوسرا جمعہ مسجد میں ہوا۔ جامع مسجد قدیم مدرسہ اور مسجد کا صحن برآمدے بھر گئے۔ کمروں میں بھی صفیں بنائی گئیں۔ فالحمدللہ اولاً و آخراً!

چھٹی نشست......قبل از جمعہ:

صدارت: مولانا مفتی عبداللہ شاہ، چارسدہ، تلاوت: فخر القراء قاری احسان اللہ نقشبندی۔ نعت: قاری محمد شریف منچن آبادی۔ تقریر: مولانا محمود الحسن، بھکر، مفتی شفاء اللہ خان، دریا خان، مولانا مفتی عبداللہ شاہ، چارسدہ، مولانا محمد افضال الحق کھانہ، علی پور چٹھہ، قاری محمد خالد گنگوہی، ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا ضیاء الدین آزاد، ماموں کانجن، مولانا محمد علی صدیقی، مبلغ میرپور خاص سندھ، مولانا محمد راشد مدنی، ٹنڈو آدم، مولانا محمد قاسم رحمانی، مبلغ بہاول نگر، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مبلغ چیچہ وطنی، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مبلغ رحیم یار خان، اذان اول: قاری محمد مہتاب، چناب نگر، تقریر: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (سنتوں کا وقت دیا گیا)، اذان ثانی: جناب محمد یٰسین صاحب، چناب نگر، خطبہ و امامت جمعہ: حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، پشاور۔

ساتویں نشست......بعد از جمعہ:

زیر صدارت: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی، امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مہمان خصوصی: حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب، سرپرست اعلیٰ جمعیت علماء اسلام پاکستان، حضرت مولانا عبدالغفور، ٹیکسلا، حضرت مولانا مفتی محمد حسن، لاہور، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، خانقاہ سراجیہ، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، خانقاہ سراجیہ، مولانا قاری محمد یٰسین، مہتمم دارالقرآن فیصل آباد، پیر طریقت سید جاوید حسین شاہ صاحب، امیر عالمی مجلس فیصل آباد، حضرت پیر طریقت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، حضرت مولانا محب اللہ صاحب، لورالائی، مولانا محمد ضیاء مدنی، خطیب جامع مسجد فیصل آباد، حضرت مولانا محب الٰہی صاحب، سرپرست اعلیٰ جمعیت علماء اسلام لاہور، مولانا سید محمد زکریا، امیر جمعیت علماء اسلام فیصل آباد، حضرت پیر رضوان نفیس، لاہور، مولانا محمد حنیف صاحب، جھنگ، تلاوت: قاری محمد نصیر، چنیوٹ، نعت: حافظ محمد شریف، منچن آباد، سید سلمان گیلانی، لاہور، صدارتی تقریر: حضرت الامیر مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، قراردادیں: مولانا قاضی احسان احمد، مبلغ کراچی، تقریر: حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی، لاہور، حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، پشاور، حضرت مولانا محمد الیاس گھمن، سرگودھا، کلمات تشکر: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، خانقاہ سراجیہ، دعائے اختتام: مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ، جامع مسجد میں نمازیں مولانا محمد شفیق صاحب، پنڈال میں نمازیں مولانا محمد شاہد صاحب نے پڑھائیں۔ خدمت مہمانان خصوصی: مولانا مفتی ظفر اقبال صاحب اور مولانا فقیر اللہ اختر، قاضی امتیاز احمد توبہ، قاضی رضوان احمد توبہ، قاری زاہد اقبال، مولانا محمد الیاس، مولانا محمد احمد کے ذمہ رہی۔ مکتبہ کا نظم مولانا عبدالرشید اور ان کے رفقاء کے ذمہ رہا۔ عمومی طعام: مولانا محمد اسحق ساقی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا قاری محمد رمضان، قاری محمد مدنی۔ استقبالیہ کیمپ نمبر۱: مولانا محمد طیب، مولانا راشد مدنی، سید پروفیسر شجاعت، خالد مسعود ایڈووکیٹ، خالد مبین گجر خان، حافظ محمد الیاس، راولپنڈی۔ سیکورٹی: مولانا عزیز الرحمن رحیمی، جناب عبدالرؤف روفی، شیخ الحدیث مولانا غلام فرید کے ذمہ رہے۔ میڈیا اطلاعات: مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالنعیم رحمانی، مولانا محمد عرفان بھیروی، مولانا وسیم اسلم۔ استقبالیہ نمبر۲: مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا ریاض احمد وٹو، مولانا توصیف احمد، مولانا ضیب احمد، قاضی عبدالخالق

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی جھلکیاں

☆......کانفرنس کا باقاعدہ آغاز ساڑھے نو بجے آیت خاتم النبیین کی تلاوت اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد نے اپنی دعا سے کانفرنس شروع کی۔ ☆......نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نے اپنے افتتاحی خطاب میں کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کیے اور ملک کے طول وعرض سے آئے ہوئے کارکنوں کی آمد پر خیر مقدمی کلمات ارشاد فرمائے۔ ☆......کانفرنس کا پنڈال میں رنگ برنگے خوبصورت بینروں سے روح پرور منظر پیش کر رہا ہے۔ بینروں پر عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، ناموس رسالت کے تحفظ پر مبنی عبارات اور پیغامات درج ہیں۔ حکومت سے قادیانی گروہ کے متعلق مطالبات بھی بینروں پر درج ہیں۔ ☆......کانفرنس کی نقابت ونظامت کے امور مولانا قاضی احسان احمد، مولانا ضیاء الدین آزاد اور مولانا محمد علی صدیقی کے سپرد تھے۔ جو کہ احسن انداز میں اسٹیج سے مقررین کو دعوت خطاب دیتے رہے۔ ☆......کانفرنس میں سکول وکالج کے طلباء اور مبصرین کے علاوہ صحافیوں، میڈیا نمائندوں اور مقامی اخبارات کے ایڈیٹرز کی ایک بڑی تعداد بھی شریک رہی۔ ☆......کانفرنس کی کوریج اور صحافیوں کی معاونت کے لئے میڈیا گیلری میں مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد عرفان بھیروی، مولانا عبدالنعیم رحمانی اپنے رفقاء کے ہمراہ تفویض کردہ امور پر مامور تھے۔ ☆......کانفرنس میں ختم نبوت خط وکتابت کورس اسلام آباد کا بھاری بھرکم وفد بھی شامل ہوا۔ ☆......مولانا محمد قاسم رحمانی اسٹیج سے مقررین کی تقاریر کے اقتباسات میڈیا روم پہنچاتے رہے اور مولانا عبدالحکیم نعمانی میڈیا سیکشن سے صحافیوں کو کانفرنس کی لحہ بہ لحہ کاروائی پر بریفنگ دیتے رہے۔ ☆......کانفرنس کی سیکورٹی پر مامور رضا کاران ختم نبوت نے کانفرنس کے شرکاء کے لئے دل ونگاہ کشادہ رکھے ہوئے تھے۔ ☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری اپنی پیرانہ سالی کے باوجود بالغ نظری اور خداداد قائدانہ صلاحیتوں سے کانفرنس کے داخلی اور خارجی معاملات و انتظامات کی سرپرستی ونگرانی فرماتے رہے۔ ☆......مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اپنی استقبالیہ ٹیم کے ساتھ مندوبین مدعوین اور خطباء وشرکاء کے لئے استقبالیہ کیمپ میں پلکیں بچھائے ہوئے تھے جب کہ فوڈ اینڈ واٹر سپلائی کے شعبہ جات کی نگرانی مولانا محمد اسحاق ساقی کر رہے تھے۔ ☆......عصر کی نماز کے بعد سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ راقم اثیم اللہ وسایا شرکاء کے تحریری سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ ☆......کانفرنس میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن پر خودکش حملے کے خلاف شدید احتجاج ہوتا رہا۔ ☆......کانفرنس کے چاروں اطراف کو پولیس اہلکاروں اور انٹیلی جنس حکام نے اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا جب کہ سادہ کپڑوں میں ملبوس پولیس اہلکار بکثرت موجود تھے۔ اور یہ سب سرکاری اہلکار گورنمنٹ کی بجائے آج اپنے عقیدے کی ڈیوٹی سمجھ کر انتہائی مستعد اور چاک وچوبند فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔ ☆......۲۴/اکتوبر کی صبح کو مولانا محمد اعجاز مصطفی نے منفرد اور ممتاز انداز میں درس قرآن ارشاد فرمایا جو کہ سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر سماعت کیا۔ ☆......چنیوٹ، سرگودھا، جھنگ، فیصل آباد اور چناب نگر کے قرب وجوار سے مجاہدین ختم نبوت موٹر سائیکل ریلیوں اور قافلوں کی صورت میں شریک ہوئے۔ ☆......سیکورٹی پلان کے انچارج جناب عبدالرؤف روفی آف مانسہرہ اور دارالقرآن فیصل آباد کے حضرت مولانا غلام فرید تھے۔ ان کی سرپرستی حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی فرما رہے تھے۔ ☆......مغرب کی نماز کے بعد مولانا غلام رسول دین پوری نے مجلس ذکر کرائی۔ مولانا عبدالرؤف چشتی کا مسحور کن اور وجد آفرین بیان ہوا۔ جو کہ علمی نکات پر مشتمل تھا۔ ☆......ملک کے مختلف گوشوں سے آئے ہوئے شرکاء نعرہ تکبیر اللہ اکبر، تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد، تحفظ ناموس رسالت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند کرتے ہوئے پنڈال پہنچے۔ ☆......کانفرنس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت کے علاوہ عقیدہ توحید، عظمت صحابہؓ، اہل بیتؓ اور حیات عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا مہدی علیہ الرضوان، اصلاح معاشرہ اور استحکام پاکستان کے موضوعات پر بھی خطابات ہوتے رہے۔ بعض مقررین ملک کی موجودہ صورت حال پر بھی گفتگو کرتے رہے۔ ☆......کانفرنس میں شہدائے ختم نبوت کے جرأت مندانہ کردار کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور تحریک ختم نبوت میں شامل تمام مکاتب فکر کے علماء کا تذکرہ خیر بھی ہوتا رہا۔ ☆......کانفرنس کے اسٹیج پر تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور دینی جماعتوں کے قائدین ایک دوسرے سے بغل گیر ہوتے رہے۔ جس سے اسٹیج اتحاد واست کا مثالی منظر پیش کر رہا تھا۔ ☆......کانفرنس کی مکمل کاروائی انٹرنیٹ اور میڈیا پر بھی نشر ہوتی رہی۔ ☆......منتظمین نے شرکاء کانفرنس کے لئے خوراک، رہائشی کمروں، رہائشی کوارٹروں، چھولداریوں اور معلومات عامہ کے لئے تجربہ کار ٹیموں کی خدمات حاصل کر رکھی تھیں۔ پنڈال سے چند میٹر کے فاصلے پر بنوری پارک میں خورد ونوش کا وسیع انتظام موجود تھا۔ ☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم کردہ بک اسٹال سے شرکاء احتساب قادیانیت، قادیانی شبہات کے جوابات، تحفہ قادیانیت، ائمہ تلبیس کے علاوہ رد قادیانیت کے موضوع پر مجلس کی جدید تصانیف ذوق وشوق سے خریدتے رہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

۳۳ ویں سالانہ آل پاکستان

ختم نبوت کانفرنس پس منظر

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مسلم کالونی چناب نگر میں مورخہ ۲۳، ۲۴؍ اکتوبر بروز جمعرات، جمعہ کو حسب معمول ۳۳ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ولی کامل شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا، استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی زیر سرپرستی، ولی ابن ولی حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہو رہی ہے۔ تمام مسلم مکاتب فکر دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث کے علماء و مشائخ خطاب کریں گے۔ کانفرنس کے موضوعات میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، توحید باری تعالیٰ، سیرت خاتم الانبیاء، حیات عیسیٰ علیہ السلام، امام مہدی کی علامات، عظمت صحابہ کرام واہل بیت، اتحاد امت، قادیانیت کے کفریہ عقائد، قادیانیت اور انکار جہاد، نفاذ شریعت، عالم اسلام کو درپیش مسائل، قادیانیت، عیسائیت اور یہودیت کی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے لائحہ عمل جیسے اہم مسائل شامل ہیں۔

یاد رہے ختم نبوت کانفرنس کی حیثیت ایک جلسہ یا چند لوگوں کی تقریروں کی نہیں بلکہ یہ ایک مشن کا نام ہے، جس وقت مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹے دعویٰ نبوت کے ذریعے اپنے مذہب کی بنیاد ڈالی تو اس کی پشت پر ایک پوری حکومت اور اس کے پاس ہر طرح کے وسائل تھے۔ مسلمان حد درجے پسے ہوئے پائی پائی کے محتاج تھے۔ ایک طرف پادریوں کے غول کے غول لالچ، ترغیبات اور دھونس دھمکیوں کے ذریعے عام مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکے ڈالنے آرہے تھے۔ اسلام کے ایک ایک حکم پر شکوک وشبہات پیدا کئے جا رہے تھے۔ دوسری طرف آریوں اور ہندوؤں کو اسلام اور مسلمانوں کے آقا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائی کی کھلی چھٹی دی گئی تھی۔ گاؤں گاؤں مسلمانوں کو آریا اور ہندو بنانے کی مہم چلائی جارہی تھی۔ ایسے میں مسلمانوں کو دین پر قائم رکھنا بہت بڑا جہاد تھا جبکہ دوسری طرف تحریک آزادی عروج پر تھی اور امت مسلمہ جہاد کے طور پر اس تحریک آزادی میں صف اول کا کردار ادا کر رہی تھی.... ایسے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالنے کے ساتھ جہاد کو حرام قرار دیتے ہوئے سلطنت انگریز کو اللہ تعالیٰ کی رحمت وسایہ اور ملکہ عالیہ برطانیہ کو اللہ کا نور قرار دیا اور غریب اور پسماندہ لوگوں کو لالچ کے ذریعے اپنا ہمنوا بنانا شروع کیا۔ ایسے میں مسلمانوں کے پاس بچنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ سوائے اس کے کہ مقابلہ کر کے قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور مسلمان دشمنی اور تحریک آزادی کی کھلم کھلا مخالفت ثابت کی جائے۔ اس کا ایک ہی راستہ تھا کہ جگہ جگہ جلسوں، مناظروں، مباہلوں کے ذریعے اسلام کی حقانیت ثابت کی جائے۔ قادیانیوں کا شروع سے وطیرہ یہ رہا اور خود مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ طریقہ اپنایا کہ اسلام کا خوشنما لبادہ اوڑھ کر اور اپنے آپ کو دین کا سچا خیر خواہ ظاہر کر کے مسلمانوں کو ایسے مسائل میں الجھایا جائے، جس کا عوام سے کوئی تعلق نہ ہو۔ مسلمان شکوک وشبہات میں مبتلا ہو جائیں تو اس سے فائدہ اٹھا کر اپنے مذہب کی ترغیب دی جائے اور اگر سامنے اہل علم یا دین سے واقف کوئی آجائے تو فوری طور پر اپنے قول سے انحراف کر لیا جائے، اس لئے ہم جب مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ایک جگہ ایک دعویٰ اور دوسری جگہ اس کی تردید یا اس کے سلسلہ میں تاویل۔ یہی وجہ ہے کہ ابتداء میں علماء کرام کو فتویٰ لگانے میں بہت مشکلات پیش آئیں، کیونکہ کسی ایک دعویٰ کی بنیاد پر سوال کیا جاتا تو فوری طور پر دوسری عبارت سامنے آجاتی جو پچھلی عبارت کی یا تو نفی کر رہی ہوتی یا اس میں کوئی تاویل۔ پھر علماء کرام نے اس کی تحریروں کو مختلف جگہوں سے جمع کر کے اور ایک ایک دعویٰ کو الگ پیش کر کے وضاحت سے فتویٰ طلب کیا تو مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد واضح ہوئے۔

ایسی صورت میں علماء کرام کے پاس ایک راستہ تحریر کا تھا کہ اس کے ذریعہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کو اس کی اپنی تحریروں کی روشنی میں واضح کیا جائے تا کہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر جو دھوکا دیا جاتا ہے، اس سے مسلمانوں کو بچایا جا سکتا ہے۔ لیکن برصغیر پاک وہند کی بعض جگہ صورت حال ایسی نہیں تھی کہ تحریری میدان سے ہی اس سیلاب کو روکا جا سکتا تھا۔ اس بنا پر محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے ۱۹۳۰ء میں علماء کرام کو جمع کر کے یہ عہد لیا کہ وہ گلی گلی، محلہ محلہ، گاؤں گاؤں، شہر شہر جا کر مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے آگاہ کریں گے اور ان کے ایمان کی حفاظت کے لئے جدوجہد کریں گے اور اس کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کریں گے۔ دوسری طرف حاجی امداداللہ مہاجر

کی نے پیر مہر علی شاہ صاحبؒ، سجادہ نشین گولڑہ شریف کو حکم دیا کہ وہ مدینہ منورہ کی ہجرت کا ارادہ ترک کردیں، کیونکہ برصغیر میں ایک بہت بڑا فتنہ رونما ہونے والا ہے، جس کا راستہ روکنے کے لئے ان کو بہت جدوجہد کرنی ہوگی ۔ ادھر مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ نے باطنی کیفیت کے ذریعے واضح کردیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم نورالدین کے ذریعہ کفر پھیلے گا۔ چوتھی طرف مولوی محمد حسین کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کے سارے عقائد کھل کر سامنے آگئے اور انہوں نے بھی تحریری طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد کو منظر عام پر لانا شروع کردیا۔ اس طرح مسالک اور مکاتب فکر کے علماء کرام نے بیک وقت کام شروع کردیا تحریک آزادی کی وجہ سے مسلمان ایسے ہی مصائب کا شکار تھے۔ ختم نبوت کے موضوع پر تقاریر ان کے لئے مزید مصائب کا باعث بن گئیں اور جیلوں کے دروازے کھل گئے اور مقدمات کی بھرمار شروع ہوگئی۔ ادھر قادیانیوں نے قادیان کے مرکز کو مضبوط بنا کر اپنے اردگرد ایک حصار قائم کرلیا اور مسلمانوں کے لئے اس کو شجر ممنوعہ بنایا۔ جس کی بناپر قادیانیوں کے لئے تبلیغ بھی آسان ہوگئی اور قادیانیوں کو تحفظ بھی مل گیا ۔ اب قادیانیت کی آواز تو دور دور تک پھیل سکتی تھی، مگر قادیان کے اندر قادیانیوں کو دعوت اسلام دینے کا کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا، ایسی صورت میں امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قادیان میں شعبہ ختم نبوت کا دفتر کھولنے کا فیصلہ کیا اور بعض علماء کرام نے اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کردیا۔ اس طرح پہلی مرتبہ قادیان کے اندر ختم نبوت کی صدا بلند ہونے کا آغاز ہوا، لیکن اس سلسلہ میں کتنی قربانیاں دی گئیں، اس کا اندازہ ان واقعات سے کیا جاسکتا ہے جوان کو پیش آئے۔ کئی مرتبہ قاتلانہ حملے ہوئے، زخمی کیا گیا، جینا دوبھر کیا گیا، مگر عزم واستقلال کے یہ پیکر قربانیوں کی لازوال مثالیں قائم کرتے رہے، لیکن اپنے مشن سے روگردانی کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا۔ ان حضرات کے مشورہ سے یہ بات طے کی گئی کہ قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے قادیان میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے اور امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سمیت تمام علماء کرام خطاب کریں گے۔ کانفرنس کا اعلان کردیا گیا، اس کی تیاری شروع کردی گئی۔

قادیان میں یہ خبر حیرت سے سنی گئی، فوری طور پر کانفرنس کو رکوانے کے لئے کوششیں تیز ہوگئیں، حکومت نے بھی حالات کا بہانہ بنا کر اس کانفرنس پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا، جس پر علماء کرام نے فیصلہ کیا کہ پابندی کی مخالفت کی جائے گی۔ حکومت کے لئے یہ مرحلہ مشکل ترین صورت حال اس کی دھاک ختم ہونے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے بات چیت اور مذاکرات کے بعد قادیان سے ایک میل دور کانفرنس کی اجازت دی گئی۔ مسلمانوں کو ویسے ہی باہر سے آنا تھا، اس لئے ان کے لئے فرق نہ پڑا، البتہ قادیانی مطمئن ہوگئے کہ حق کی آواز ان کے پیروکاروں کے کانوں میں نہیں پہنچے گی۔ کانفرنس شروع ہوتے ہی ایک لاکھ سے زائد مسلمان جوق در جوق کانفرنس میں پہنچ گئے اور عجیب جوش وخروش کے ساتھ کانفرنس میں شریک ہوئے۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے نہایت دل سوزی سے اپنی مسحور کن آواز میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کی۔ عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت کو اجاگر کیا۔ قادیانیوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامان رحمت میں آنے کی دعوت دی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تقریر سے کئی قادیانی مسلمان بھی ہوئے اور بیشتر اسلام کی طرف راغب ہوئے۔ جس پر قادیانیوں کے سربراہ نے حکومت کو درخواستیں دیں۔ جس پر امیر شریعت کو مقدمہ کا سامنا کرنا پڑا۔ بہرحال اس کانفرنس سے قادیانیوں کو ان کے گھر جاکر دعوت اسلام دینے کا آغاز ہوا جو قیام پاکستان تک قادیان میں جاری رہا اور قیام پاکستان کے بعد چنیوٹ میں یہ سلسلہ منتقل ہوگیا اور ۱۹۸۴ء سے یہ سلسلہ چناب نگر میں چل رہا ہے۔ اس وقت اس کی ضرورت اس لئے زیادہ بڑھ گئی ہے کہ قادیانیوں نے اب اپنا طریقہ کار تبدیل کرلیا ہے۔ پاکستان اور بیرون پاکستان اب وہ این جی اوز کی شکل میں مسلمانوں کے دین پر حملہ آور ہیں۔ قانونی اور عدالتی جنگ میں شکست کھانے کے بعد اب وہ عیسائیوں کی طرح طریقے اور سہارے کے ساتھ اپنی ساکھ بحال کرنے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے اختیار کررہے ہیں، اسکول اور تعلیمی ادارے اُن کا خاص ہدف ہیں، نوکریوں کے ذریعے وہ قادیانی بنانے کی مہم چلا رہے ہیں۔ ایسی صورت حال میں جب تک حالات سے واقفیت نہ ہوگی تو کس طرح ان کی سرگرمیوں کو روکا جاسکتا ہے؟ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس موقع پر قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور ان کی طرف سے شکوک وشبہات کے سلسلہ میں لٹریچر موجود ہے جو بلا معاوضہ تقسیم کیا جاتا ہے، ان کا مطالعہ کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح مبلغین کی ایک جماعت ہے جس نے اپنے آپ کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ بہرحال اس وقت دین اسلام کی حفاظت اور اس کے تحفظ وبقا کے لئے تمام شعبوں میں محنت کی ضرورت ہے۔ یہ ختم نبوت کانفرنس عظمت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مظہر اور اتحاد امت کا ایک بڑا پلیٹ فارم ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں سے التماس ہے کہ اس ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور انداز میں شرکت کریں۔

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی، ۲۳؍اکتوبر ۲۰۱۴ء)

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں

علماء ومشائخ کے خطابات

رپورٹ: مولانا عبدالحکیم نعمانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکز ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہونے والی آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلامی تعلیمات کی اساس ،امت میں اتحاد کی فضا قائم کرنے کے لئے مینارہ نور ہے۔ عاشق رسول ممتاز قادری کی رہائی پوری قوم کی آواز ہے۔ کسی شخص کو انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کی آڑ میں گستاخی رسول کی ا[illegible]ت نہیں دی جاسکتی۔ قادیانی سربراہ مرزا مسرور تنظیمی چندہ پر عیاشی کر رہا ہے۔ جرمنی میں اربوں روپے کا ذاتی محل اور ناروے میں مہنگا ترین گیسٹ ہاؤس تعمیر کروا رہا ہے۔ آسٹریلیا کے دورے پر اٹھانوے کروڑ روپے قادیانی چندوں سے پھونک دیئے ،اس کے برعکس وہ چناب نگر کے قادیانی رہائشیوں کو بنیادی حقوق دینے سے بھی گریزاں ہے ۔اور ذاتی مفادات کے لئے انہیں چناب نگر کی اراضی کے مالکانہ حقوق دینے پر بھی قطعی طور پر تیار نہیں۔ اسرائیلی فوج میں چھ سو سے زائد قادیانی بیت المقدس کی توہین کرنے اور معصوم فلسطینیوں کے لئے آدم خور بنے ہوئے ہیں۔ مغربی استعمار مسلمانوں کے مادی ومعدنی وسائل پر قبضہ کے لئے بلاد اسلامیہ بالخصوص عرب ممالک کو شیعہ سُنّی فسادات کی آگ میں جھونک رہا ہے۔ مسلم ممالک کے حکمرانوں کو امریکہ اور اس کے حواریوں پر اعتماد کرنے کی بجائے سیاسی تدبر اور منظم حکمت عملی کو اپنانا ہوگا۔ پوری دنیا میں مغربی ایجنڈا مسلط کرنے اور قادیانیت کے پھیلاؤ میں علمائے کرام سب سے بڑی رکاوٹ ہیں جس کی وجہ سے اسلام پسند تحریکوں کو پوری دنیا میں مطعون ومرعوب کیا جارہا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکریٹری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خلوص نیت اور حضور قلب کے ساتھ تحفظ ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دینے والوں کو قربت خداوندی اور شفاعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوگی۔ بعض چینلو میں گھسے ہوئے قادیانی اور سیکولر عناصر مسلمانوں کے بنیادی عقائد اور متفقہ مسائل کو دانستہ طور پر متنازعہ بنا رہے ہیں تاکہ نیو جنریشن میں علمائے کرام اور دینی مدارس اور اسلامی اقدار وروایات کے خلاف نوجوانوں میں نفرت پیدا ہو۔

مولانا مفتی محمد حسن نے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ کرنا قربت خداوندی اور نجات اخروی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ تحفظ ناموس رسالت کی عبادت تمام عبادات کا مغز اور خلاصہ ہے۔ قادیانی گروہ بزنس انویسٹمنٹ اور ویزے کی آڑ میں ارتداد پھیلا رہا ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ ملک دشمن نادیدہ قوتیں قادیانی اشتراک سے پاکستان کو افغان طالبان سے لڑانے کی منصوبہ بندی کر رہی ہیں۔ علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا کہ قادیانی ملک و ملت دونوں کے غدار ہیں۔ پاکستان کی فیصلہ ساز قوتوں کو اپنی خارجہ وداخلہ پالیسیوں اور جنگی حکمت عملی پر نظر ثانی کرنا ہوگی۔

مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ قادیانی بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ آئین اور پاکستان کے وجود کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ لسانی تنظیموں کے قائدین کی طرف سے پاکستان کا اسلام کے نام پر حاصل ہونے کا انکار اور پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ قرار دینے کا اقرار دوقومی نظریہ سے روگردانی اور شہدائے پاکستان کے مقدس خون سے غداری ہے۔

مولانا مفتی راشد مدنی نے کہا کہ قادیانی ایم ٹی اے چینل پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ قادیانی گروہ اپنے کفر و ارتداد اور الحاد آفرین نظریات کو اسلام باور کرا کے عالمی دنیا کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام میں خشت اول کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلام کے تمام بنیادی ارکان اور اسلامی نظام حیات کی عمارت بھی اسی عقیدے پر قائم ہے۔ قادیانی آیات ختم نبوت میں تحریف معنوی اور احادیث نبویہ میں مطلب براری کے معانی نکال رہے ہیں۔

مولانا ضیاء الدین آزاد نے کہا کہ دینی مدارس اور علمائے کرام اور اسلامی تحریکوں کے کارکنوں کو وارننگ دینے والوں کو عاد وثمود اور مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کا انجام بد بھی یاد رکھنا چاہیے۔ پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ قرار دینے والے عناصر

قادیانی موقف کی تقویت کا باعث بن رہے ہیں۔

مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ چناب نگر کے رہائشی قادیانی آزادی رائے اور مافی الضمیر کا اظہار کرنے کے بنیادی حقوق سے بھی محروم ہیں۔ کیونکہ قادیانی جماعت کے گن پوائنٹ نظام کے طوطے میں ان کی جان پھنسی ہوئی ہے۔ حکومت بلا استثنیٰ چناب نگر کی اراضی ہر شخص کو خریدنے اور کاروبار کرنے کی اجازت دے۔

مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کا کام حصول شفاعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ ہے۔ مسلمان اپنی تمام تر عملی کمزوریوں کے باوجود ناموس رسالت پر کٹ مرنے کو سعادت دارین تصور کرتا ہے۔ کانفرنس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی جماعت اور اس کے ذیلی اداروں کو فنڈنگ کرنے والی لسانی جماعتوں پر پابندی عائد کی جائے۔ ملکی آزادی اور ملکی خودمختاری کے خلاف بھارتی جارحیت کا جرأت مندی سے مقابلہ کیا جائے۔ کراچی، لاہور، راولپنڈی اور اسلام آباد کے علاوہ ملک کے دیگر شہروں اور چناب نگر میں قادیانی عبادت گاہوں کو اسرائیلی و بیرونی اور غیر قانونی اسلحہ سے پاک کیا جائے۔ قادیانی این جی اوز پر پابندی عائد کی جائے۔ وزارت داخلہ، محکمہ ریلوے، سی بی آر، سفارت خانوں اور جہاد کے منکر ہونے کی وجہ سے تمام فوجی پوسٹوں سے قادیانیوں کو نکالا جائے۔ کانفرنس میں منہ زور مہنگائی، ڈرون حملوں، بلوچستان میں قتل و غارت، کراچی کی ٹارگٹ کلنگ کے واقعات، مذہبی رہنماؤں کا قتل، بی بی سی کی قادیانیت نوازی کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا۔ بہارہ کہو اور کہوٹہ کے وسط میں قادیانی کی طرف سے چالیس کنال اراضی کی خریداری کو ملکی سلامتی کے لئے خطرناک قرار دیا گیا۔ علاوہ ازیں کانفرنس کی مختلف نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک بھر میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کرایا جائے قادیانی اوقاف سرکاری تحویل میں لیا جائے سکولز اور کالجز کے داخلہ فارموں میں عقیدہ ختم نبوت کے حلف نامہ اور نصاب تعلیم میں مضامین ختم نبوت شامل کئے جائیں۔ قادیانی تخریب کار ادارے اور عسکریت پسند تنظیمیں خدام الاحمدیہ، انصاراللہ، لجنہ اماءاللہ اور تنظیم اطفال الاحمدیہ پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور انبیاء علیہم السلام کے کردار پر بننے والی فلموں کی نمائش پر مکمل پابندی عائد کی جائے مقررین نے کہا کہ قادیانی گروہ نے من گھڑت مظلومیت کا سہارا لے کر ہمیشہ عالمی سطح پر پاکستان کو بدنام کیا۔ قادیانی بیوروکریٹس ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پاکستان کے ایٹمی راز افشا کر رہے ہیں۔ وزیراعظم اور وزیر داخلہ عوام کو بتائیں کہ ایٹمی توانائی کے شعبوں اور کلیدی آسامیوں پر کتنی تعداد میں ملک دشمن قادیانی تعینات ہیں۔ قوم کو بتایا جائے کہ حرمین شریفین میں قادیانیوں کا داخلہ روکنے کے لئے وزارت مذہبی امور نے کیا اقدامات اختیار کئے ہیں رابطہ عالم اسلامی کے فیصلے کے مطابق قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جبکہ حکومت نے قادیانیوں کو حج ٹریول ایجنسیاں دے رکھی ہیں۔ وزارت خارجہ سفارتی ذرائع سے کھوج لگائے کہ سعودی عرب کے کون سے شہر میں پاکستانی قادیانی داخل ہو کر حرمین شریفین کے تقدس کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں قادیانیوں کا حرمین شریفین میں داخلہ روکنے کے لئے ضروری ہے کہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے تاکہ مسلم اور غیر مسلم کی شناخت میں آسانی ہو سکے۔

امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے فرمایا کہ مسئلہ ختم نبوت روز روشن کی طرح عیاں ہے ایمان کے تحفظ کا آزمودہ نسخہ صلحاء اور اہل حق سے روحانی و اصلاحی تعلق جوڑنا ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا مجاہدین ختم نبوت اور اراکین پارلیمنٹ کا تاریخی کارنامہ ہے ملکی سلامتی واستحکام کے لئے ضروری ہے کہ دوہری شہریت اور گرین کارڈ کے حامل قادیانی افراد پر کڑی نظر رکھی جائے۔

مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے فرمایا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ صرف علماء کرام اور مفتیان عظام کا نہیں تھا بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سیشن کورٹوں، ہائیکورٹوں، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سے لے کر کینیا، رابطہ عالم اسلامی، انڈونیشیا اور جنوبی افریقہ کی عدالتوں نے بھی قادیانیوں کے کفر و ارتداد پر مہر تصدیق ثبت کی ہے پوری دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنے کے عوض قادیانیوں کو ڈالر اور پونڈ ملتے ہیں فرضی رپورٹوں کے بدلے یورپی ممالک کے ویزوں کی قادیانیوں کے لئے انعامی اسکیم نکلی ہوئی ہے۔

مولانا امجد خان نے کہا خیبر پختونخواہ کی حکومت نے تعلیمی نصاب سے خلفاء راشدین کے مضامین حذف کر کے قادیانی اور سامراجی ایجنڈے کی تکمیل کی ہے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ خلفاء راشدین کے ایام پر سرکاری تعطیل کا اعلان کیا جائے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے جس میں اسلامی نظام کے نفاذ کے بغیر لوٹ مار اور کرپشن کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ ہم ۱۹۷۳ء کے آئین کے دفاع کی جنگ لڑ کے ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔

صاحبزادہ ابوالخیر ڈاکٹر محمد زبیر نے کہا کہ قادیانی گروہ سازش کے تحت ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی

آئینی ترامیم کو ختم کرنے کے لئے نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیموں کو مہرے کے طور پر استعمال کر رہا ہے قادیانی دین اسلام اور پاکستان کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں پاک فوج کا ماٹو جہاد ہے قادیانیوں کو جہاد کے منکر ہونے کی وجہ سے فوج کے تمام عہدوں سے نکالا جائے۔

مولانا عبدالخبیر آزاد نے کہا کہ سامراجی طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اپنی صفوں میں نظم ونسق اور اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔

مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ پاکستان میں مسلمان اکثریتی اعتبار سے جانے پہچانے جاتے ہیں لیکن ملک کا پورا نظام قادیانی اقلیت اور چند فیصد باقی اقلیتوں کے ہاتھوں یرغمال بن چکا ہے اقلیتوں کے تحفظ کے حقوق کے نام پر مسلمان اکثریت سے سنگین مذاق ہے۔

مولانا زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ اقلیتی استحصالی اور جاگیرداری کے بدبودار نظام نے ملکی استحکام کو خطرے میں ڈالا ہوا ہے گستاخی رسول کے واقعات کا بروقت نوٹس لیا جاتا تو غازی ممتاز قادری جیسے لوگ عشق رسالت میں اشتعال پذیر نہ ہوتے، بیرونی ایجنسیاں ملک میں خودکش دھماکوں، فرقہ واریت اور تخریبی کاروائیوں کے ذریعے اندرونی خلفشارا اور سیاسی عدم استحکام پیدا کررہی ہیں۔

مولانا عبدالرؤف چشتی نے کہا کہ میڈیا اسلام مخالف قوتوں کو اہمیت دیتا ہے اور دینی جماعتوں کے مذہبی اور غیر متنازعہ پروگراموں کی لائیو کوریج کرنے میں جانبداری کا مظاہرہ کررہا ہے پاکستان کی تاریخ میں سب سے پہلے قادیانیوں نے آئین کی خلاف ورزی کی اور آئین کا عالمی سطح پر مذاق اڑایا۔ قادیانی میڈیا صیاد عالمی سطح پر پروپیزوں کے حصول کے لئے اسلام اور پاکستان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کررہا ہے۔

مولانا اعجاز مصطفیٰ کراچی نے کہا کہ ختم نبوت کی پاسبانی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے ختم نبوت اور اعمال صالحہ ایسے چراغ ہیں کہ جن کی بدولت قیامت تک اسلام کی شان و شوکت باقی رہے گی۔

مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان سے آمد ثانی کا مسئلہ بھی ضروریات دین میں شامل ہے۔ مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ جھوٹ کا پلندہ اور دروغ گوئی پر مبنی ہے۔

مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے کہا کہ عقیدہ توحید اور ناموس صحابہ کرام و اہل بیت کا دفاع کرنا گویا ختم نبوت کا دفاع کرنا ہے عقیدہ توحید کا تحفظ بھی عقیدہ ختم نبوت میں مضمر ہے عقائد کے بغیر اعمال رائیگاں ہیں۔ اسلام کے پانچ ارکان اور تمام اسلامی علوم و معارف کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور افعال سے ہے لیکن تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے مسئلے کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔

مولانا محمد الیاس گھمن نے کہا کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میرے بعد تیس دجال اور کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے ان کا یقین نہ کرنا میں تمام نبیوں میں سے آخری نبی ہوں۔ میرے بعد جدید نبوت ممنوع و منقطع ہے۔

سابق قادیانی جناب شمس الدین نے خطاب کرتے ہوئے کہا حکومت پاکستان کا ڈومور کے جواب میں نو مور کا موقف پاکستانی عوام کے دلوں کی آواز ہے اسلام کے تحفظ کے ساتھ ملک کے دفاع کا فریضہ بھی ہر مسلمان پر عائد ہوتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اسلام کا علم اور پاکستان کا پرچم بلند رکھنا ہوگا۔

مولانا عبدالواحد قریشی نے کہا کہ قادیانی گروہ اپنے اکھنڈ بھارت کے الہامی عقیدہ پر قائم ہے اور تحریک پاکستان میں قادیانیوں نے منافقانہ کردار ادا کیا۔ ظفر اللہ قادیانی نے وزارت خارجہ کے عہدہ پر متمکن ہونے کے باوجود قائداعظم کا جنازہ تک نہ پڑھا۔

مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈوآدم نے کہا کہ قادیانی تعلیمی اداروں میں مرزا قادیانی کے نہ ماننے والوں کو قتل کرنے کی تعلیم دیتے ہیں اور اپنے نوجوانوں کو مسلمانوں کے قتل پر برانگیختہ کرتے ہیں۔

مولانا عبداللہ چارسدہ پشاور نے کہا کہ ملک میں قتل وغارت پر یقین رکھنے والوں کی خالص لسانی جماعت قادیانی عقائد کو طغیانی دے رہی ہے قادیانی سورما اپنے ارتدادی نظریات اور زندقہ آفریں عقائد کو چھپانے کے لئے لسانی جماعت کو بطور ٹشو پیپر کے استعمال کررہے ہیں قادیانی پوری دنیا میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے تمام ستونوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں اور تہذیبوں کے درمیان نفرت کے بیج بو رہے ہیں۔

مولانا خالد گنگوہی نے کہا کہ اکابرین ختم نبوت کی دینی و ملی جدوجہد تاریخ کا درخشندہ باب ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ دینی حمیت قومی غیرت اور ملک وملت کو خوشحال کرنے اور جارحانہ پالیسوں سے دور رہ کر ملک کو امن کا گہوارہ بنایا۔

مفتی خالد میر نے کہا کہ آزاد کشمیر سمیت ملک کے سرحدی علاقہ جات میں قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو روشن مستقبل اور بیرون ملک جانے کے سبز باغات دکھا کر اسلام سے برگشتہ کررہے ہیں۔

مولانا عبدالحمید ڈو نے کہا کہ قادیانی اپنی قانونی حیثیت تسلیم کرلیں اور قانون سے بغاوت کا رویہ ترک کردیں اقلیت میں رہتے ہوئے اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے سے گریز کریں۔

مولانا نے عبدالشکور حقانی نے کہا کہ کلیدی آسامیوں پر براجمان سکہ بند قادیانی قومی خزانہ سے

قادیانیت کو شیلٹر مہیا کر رہے ہیں ہمیں اتحاد واتفاق سے ناموس رسالت کی جدوجہد کو پروان چڑھانا ہوگا۔

مولانا عبدالرشید غازی نے کہا کہ مغربی ممالک افریقی ریاستوں میں قادیانی گروہ کی کفریہ سرگرمیوں کو روکنے کے لئے ایک وسیع اور مضبوط پلیٹ فارم اور متحرک اور باصلاحیت رجال کار تیار کرنا ہوں گے۔

مولانا احمد علی ثانی نے کہا کہ قادیانی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات اور اسلامی شعائر کا استعمال قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ناکامی کا واضح ثبوت ہے۔ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنایا جائے۔

مولانا نور محمد ہزاروی نے کہا کہ شدت پسند قادیانیوں نے آئین پاکستان کی روشنی میں اپنے آپ کو اقلیت تسلیم کرنے کی بجائے حربی باغیوں کا کردار اپنایا ہوا ہے اس لئے وہ اب بھی توہین آمیز کتب، اسلام کش جرائد ورسائل کی ترسیل وسپلائی کا غیرقانونی سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مولانا علیم الدین شاکر نے کہا بیرون ممالک اور میڈیا پر مظلومیت کا جھوٹا واویلا، مغربی مراعات حاصل کرنے والے قادیانیوں کے خلاف عدالتی کاروائی عمل میں لائی جائے۔ مولانا قاری جمیل الرحمان اختر نے کہا کہ قادیانی عناصر ملک پاکستان میں رہائش اور شہریت رکھنے، کاروبار اور ملازمتیں اختیار کرنے مظلومیت کے درپردہ مراعات حاصل کرنے کے باوجود ملک پاکستان اور مسلمانوں کی کردارکشی کرنے کے شرمناک عمل میں مصروف ہیں۔

صاحبزادہ مبشر محمود طارق نے کہا کہ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے لئے خانقاہوں کے روحانی اثرات اور عملی کردار کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ منکرین ختم نبوت اور گستاخان رسول اپنے خرد سے عاری دائرہ اسلام سے خارج اور ناخت کلبوں کی پیداوار ہیں۔ گستاخان رسول سے عداوت رکھنا اور اظہار نفرت کرنا ایمان کی علامت اور دینی حمیت اور غیرت کا تقاضا ہے۔

مولانا افضل کھتانہ نے کہا کہ قادیانیوں کو پاکستان کی تمام عدالتیں اور پارلیمنٹ غیرمسلم اقلیت قرار دے چکی ہیں۔ اور قادیانی عفریت ان فیصلوں کا کھلے عام مذاق اڑا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی توانائی کے شعبے میں چھپے ہوئے سازشی قادیانی غیرمحسوس انداز اور خفیہ طریقے سے ملکی استحکام کے خلاف خطرناک سازشوں میں مصروف ہیں۔

☆☆..........☆☆

ہری پور میں عشرہ ختم نبوت

ہری پور (محمد عبیدالرحمن الفت) الحمدللہ! اس سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ضلع ہری پور میں ستمبر کے پہلے عشرہ کو بطور عشرہ ختم نبوت منایا گیا، جس میں یکم ستمبر سے گیارہ ستمبر تک مختلف مقامات پر کانفرنسز کی گئیں۔

مفتی شفقت صاحب اور اورنگزیب مغل صاحب کی خصوصی کاوشوں سے اس سلسلے کا پہلا جلسہ ”مسجد عائشہؓ“ سوات چوک ہری پور میں ہوا، جس میں حضرت مولانا قاضی محمد مشتاق صاحب اور حضرت مولانا اسامہ رضوان صاحب نے خطاب کیا۔

دوسری کانفرنس ۲ر ستمبر کو حلقہ انور شاہ کشمیریؒ کے تحت جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ بجوالہ گڑہ میں مفتی سعید صاحب اور مولانا عبدالعزیز صاحب کی سرپرستی میں ہوئی، جس میں مہمان خصوصی مولانا اسامہ رضوان صاحب اور پروفیسر مفتی آصف محمود صاحب تھے۔

تیسرا پروگرام ۳ر ستمبر کو حلقہ سیدنا صدیق اکبرؓ کے تحت مسجد خلفاء راشدین اعوان کالونی میں مولانا محمد افضل علوی صاحب کی سرپرستی میں منعقد ہوا، جس میں مہمان خصوصی مفتی ہارون الرشید شامی صاحب اور حضرت مولانا امان اللہ صاحب تھے۔

چوتھا پروگرام حلقہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے تحت باندہ منیر خان میں ۵ر ستمبر کو مولانا حافظ عمران صاحب اور مفتی عبدالقادر رحمانی میں منعقد کیا گیا، جس میں مہمان خصوصی مفتی ہارون الرشید شامی صاحب اور مفتی شمس القدیر صاحب تھے۔

پانچواں جلسہ مولانا محمد علی جالندھریؒ کے تحت ۶ر ستمبر کو باندی نیم خان میں مولانا پیر سید احسان علی شاہ صاحب کی سرپرستی میں بھی ہوا، جس میں مولانا شفیق الرحمن صاحب نے خصوصی خطاب کیا۔

چھٹا جلسہ ۷ر ستمبر کو حلقہ غازی علم الدین شہیدؒ کے تحت کھلابٹ میں منعقد ہوا، جس میں مہمان خصوصی مفتی محمد عمر صاحب تھے اور سرپرستی مولانا فرید اللہ حیدری صاحب نے کی۔

ساتواں جلسہ حلقہ سیدنا خالد بن ولیدؓ کے تحت ۸ر ستمبر کو کوٹ نجیب اللہ میں مولانا احمد سعید صاحب اور مفتی شمس القدیر نے خطاب کیا۔

آٹھواں پروگرام مسجد عائشہ صدیقہؓ اولی میں حضرت مولانا عبدالقادر رحمانی صاحب، مولانا احتشام الحق صاحب اور مفتی معرفت شاہ صاحب کی سرپرستی میں ہوا، جس میں حضرت مولانا احسان عظیم صاحب، مفتی ہارون الرشید شامی صاحب اور پروفیسر مفتی آصف محمود صاحب نے خطابات کئے۔

نواں جلسہ حلقہ حبیب ابن زید انصاریؓ کے تحت بھیرہ خان پور میں مولانا نعیم شاہ صاحب کی زیرسرپرستی ہوا جس میں حضرت مولانا احسان عظیم صاحب اور حضرت مولانا پیر سید قوی اللہ شاہ صاحب نے خطاب کیا۔

اس سلسلے کی آخری اور سب سے اہم کانفرنس حلقہ امیر شریعتؒ کے تحت سرائے صالح مین بازار میں منعقد کی گئی۔ جس میں بطل حریت، یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی (سرگودھا) مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا محمد طیب (اسلام آباد)، سابق مرزائی نومسلم جناب شمس الدین (چناب نگر) اور پروفیسر مفتی آصف محمود نے شرکت فرمائی اور شاعر اسلام جناب اعجاز شاہ کاظمی (مظفرآباد) اور مطیع الرحمن اطہر نے ختم نبوت پر اپنا کلام پیش کیا۔ کانفرنس بارش کے باوجود جاری رہی اور کثیر تعداد میں شرکا نے شرکت فرمائی۔ ان ساری کانفرنسز کی بھرپور سرپرستی مولانا قاری فدا محمد خان (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہری پور) فرماتے رہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے قریبی عزیز، سابق قادیانی مربی

جناب محمد نذیر کے قبولِ اسلام کی سرگزشت

قسط:۲

منصور اصغر راجہ

قادیانیت سے تائب ہونے والے سابق مربی محمد نذیر نے بتایا:

"جامعہ احمدیہ سے فراغت کے بعد ۱۹۹۶ء میں میری پہلی تعیناتی ضلع حافظ آباد کے موضع پیر کوٹ ثانی میں ہوئی۔ اس گاؤں میں قادیانی اکثریت میں ہیں، اور ہر لحاظ سے طاقتور بھی ہیں۔ قادیانیوں کے نزدیک اس گاؤں کو بڑی مقدس حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہاں مرزا غلام احمد قادیانی کے تین صحابیوں کی قبریں بھی ہیں۔ اس گاؤں میں میری تعیناتی ایک طرح کی ہاؤس جاب تھی۔ یہاں سے ٹریننگ لینے کے بعد مجھے ضلع منڈی بہاؤالدین کے دیہات "رجوعہ" اور "مرالہ کھناں والی" بھیج دیا گیا۔ چند ماہ وہاں گزارنے کے بعد میری پوسٹنگ ضلع گجرات کے علاقوں "ڈنگہ" اور "کجاہ" میں ہوگئی۔ میں ایک سال تک ان چار اسٹیشنز پر کام کرتا رہا اور اس عرصے میں یہاں کے ۱۶ مسلمانوں کو میں نے قادیانی بنایا۔ پہلے ہی سال حیران کن کارکردگی کی وجہ سے میں جماعتی قیادت کی نظروں میں بھی آگیا اور اس کے ساتھ ہی مجھے ملنے والی مراعات اور پروٹوکول میں بھی اضافہ ہونے لگا۔ یہ جماعت کا اصول ہے کہ جو مربی جتنے زیادہ مسلمانوں کو قادیانی بنائے، اسے اتنی ہی زیادہ ترقی دی جاتی ہے۔ ویسے عام طور پر بھی مربی کو ماہانہ تنخواہ کے علاوہ کافی مراعات حاصل ہوتی ہیں۔ میں جب ۱۹۹۶ء میں فیلڈ میں آیا، اس وقت ایک مربی کی ماہانہ تنخواہ ۱۰ ہزار روپے تھی۔ میڈیکل اور بچوں کی تعلیم فری تھی۔ اگر ملک میں علاج ممکن نہ ہوتا تو جماعت اپنے خرچے پر بیرون ملک علاج کے لئے بھجواتی۔ جس علاقے میں تعیناتی ہوتی، وہاں ایک وی آئی پی گھر ملتا، موسم کی مناسبت سے ہر سال نیا بستر دیا جاتا، کھانا الاؤنس الگ تھا۔ چناب نگر آنے جانے کا ٹی اے ڈی اے دیا جاتا۔ گرمیوں اور سردیوں میں قیمتی کپڑوں کے تین تین جوڑے بنواکر دیئے جاتے۔ ابتدا میں سائیکل دی جاتی، جس کی دیکھ بھال کے لئے ماہانہ ۲۰۰ روپے الگ ملتے تھے۔ بہترین کارکردگی دکھانے پر اگلے مرحلے میں نئی لینڈ کروزر دی جاتی۔ البتہ مربی کے لئے موٹر سائیکل چلانے پر سخت پابندی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شروع شروع میں مربی کو سائیکل کے بعد موٹر سائیکل ہی دی جاتی تھی لیکن پھر مختلف علاقوں میں چند مربی موٹر سائیکل چلاتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہونے سے مارے گئے۔ ان حادثات کے بعد جماعت کے مرکزی ذمہ داران سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ جماعت کے پاس پہلے ہی مربی قلیل تعداد میں ہیں، لہٰذا ان حادثاتی اموات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ آئندہ کوئی مربی موٹر سائیکل نہیں چلائے گا۔ اس کے ساتھ ہی مربیوں کو موٹر سائیکل کی فراہمی بند کردی گئی۔"

"مربی کا براہ راست ناظر امور عامہ سے رابطہ ہوتا ہے۔ جماعت کے دو طاقتور ترین ذیلی انتظامی ادارے ناظر امور عامہ اور دفتر عمومی ہیں۔ دفتر عمومی صرف چناب نگر میں قادیانیوں کے معاملات کو ڈیل کرتا ہے اور ناظر امور عامہ پورے ملک کے قادیانیوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ مسلمانوں کو قادیانیت کی طرف مائل کرنے کے لئے ہر مربی دو بنیادی ہتھیاروں خوش اخلاقی اور چرب زبانی سے تو لیس ہوتا ہی ہے۔ اس کے علاوہ بھی دوران تعلیم مسلمانوں کو پھانسنے کی خصوصی تربیت دی جاتی ہے۔ مربی کا پہلا ٹارگٹ انتہائی غریب مسلمان ہوتے ہیں۔ وہ ان کی کمزور مالی حالت اور معاشی مجبوریوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کے قریب ہوتا ہے، مربی کی سفارش پر جماعت "ٹارگٹ" کی مالی معاونت کے لئے فنڈ جاری کرتی ہے، اس کے لئے کوئی بندھی رقم نہیں ہوتی بلکہ لامحدود فنڈ ہوتا ہے۔ "ٹارگٹ" کی مالی حالت کے پیش نظر مربی جتنی رقم چاہے، جاری کراسکتا ہے۔ مربی کی سفارش کو جماعت شاذ و نادر ہی رد کرتی ہے۔ مالی معاونت کے ساتھ ساتھ وہ اپنے "ٹارگٹ" کی برین واشنگ بھی شروع کردیتا ہے جس کا نتیجہ اکثر کامیابی کی صورت میں نکلتا ہے۔ ایک مربی کے لئے لازم ہوتا ہے کہ وہ ایک وقت میں کم از

کم ۱۰ مسلمانوں کو قادیانیت کا پرچار کرے۔ مربی کا دوسرا بڑا ٹارگٹ وہ کھاتے پیتے امیر مسلمان ہوتے ہیں جو دین سے دور ہوں۔ ان میں سے بھی خاص طور پر وہ لوگ مربی کے لئے انتہائی آسان ہدف ثابت ہوتے ہیں جو علماء کرام سے الرجک رہتے ہوں اور ان سے میل ملاقات اور ان کی مجالس میں بیٹھنا پسند نہ کرتے ہوں، ایسے لوگوں سے راہ و رسم بڑھانے کے بعد مربی انہیں اپنی عبادت گاہ ''بیت الذکر'' آنے کی دعوت دیتا ہے۔ یہ والا ''ٹارگٹ'' جب قادیانی عبادت گاہ میں داخل ہوتا ہے تو مربی اس پر پہلا حملہ یہ کرتا ہے کہ اسے نماز پڑھ کر دکھاتا ہے اور نماز کے بعد دعا نہیں مانگتا۔ اس کے ساتھ ہی یہ سوال اٹھا دیتا ہے کہ ہم نماز کے بعد دعا اس لئے نہیں مانگتے کہ نماز بذات خود دعا ہے، بعد میں دعا مانگنے کا کوئی جواز نہیں، اپنے دعوے کے حق میں مربی چند آیات بھی پیش کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ بڑے غیر محسوس انداز میں اپنے ''ٹارگٹ'' کو یہ باور کراتا ہے کہ جو لوگ (یعنی مسلمان) نماز کے بعد دعا مانگتے ہیں وہ غلط ہیں اور ہم صحیح ہیں۔ ''ٹارگٹ'' پر اگلا حملہ کرنے کے لئے مربی کسی قادیانی بچے کو بلا کر اس سے پہلا کلمہ سنواتا ہے، جب ''ٹارگٹ'' یہ دیکھتا ہے کہ ایک قادیانی بچہ بھی وہی کلمہ پڑھ رہا ہے جو ایک مسلمان بچہ پڑھتا ہے تو وہ تذبذب کا شکار ہو جاتا ہے اور مولوی کو کوستے ہوئے اسے مسلمانوں کو فرقوں میں تقسیم کرنے کا الزام دینے لگتا ہے۔ اب مربی کا کام آسان ہو جاتا ہے کیونکہ زمین ہموار ہو جاتی ہے، پھر وہ پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کو ''ٹارگٹ'' کے سامنے ایک ولی، بزرگ اور مجدد کے روپ میں پیش کرتا ہے پھر ظلی بروزی نبی کے طور پر متعارف کراتا ہے اور آخر میں اپنے ''ٹارگٹ'' کو اس بات پر لے آتا ہے کہ آخری نبی تو بس ''مرزا صاحب'' ہی ہیں (نعوذ باللہ) یہ مربی کا مخصوص طریقہ واردات ہوتا ہے۔

میں نے پنجاب میں ڈیوٹی کے دوران حافظ آباد، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات منڈی بہاؤالدین، فیصل آباد اور بہاولنگر میں کام کیا۔ بہاولنگر کی تحصیل فورٹ عباس کے چک نمبر ۲۲۳ ٹائن آر میں تعیناتی کے دوران مجھے صحیح اندازہ ہوا کہ جامعہ احمدیہ میں دوران تعلیم کھیلوں میں حصہ لینا کیوں لازمی ہے اور اس کی کیا افادیت ہے۔ میں دورِ طالب علمی میں بطور بلے باز کرکٹ کا ایک اچھا کھلاڑی رہا ہوں۔ بعد میں بھی پریکٹس جاری رکھی۔ اس گاؤں میں بھی قادیانی بہت طاقتور اور اکثریت میں تھے، میں بھی شام کے وقت مقامی لڑکوں کے ساتھ کرکٹ کھیلتا، اسی دوران ایک میچ میں ایک مسلمان بالر لڑکے کو میں نے چار گیندوں پر لگاتار چار چھکے مارے۔ اس شاندار بیٹنگ نے مقامی مسلمان لڑکوں کو میرا گرویدہ بنا دیا، اب وہ میرے ساتھ کھل کر اٹھنے بیٹھنے لگے۔ جب تعلق بڑھا تو وہ مجھے اپنی ٹیم کی طرف سے دوسری ٹیموں کے ساتھ کھیلنے کی دعوت دینے لگے، وہ جب بھی کھیلنے کی دعوت دیتے تو میں جواباً ان کے سامنے کبھی بیت الذکر آنے، کبھی ساتھ مل کر نماز پڑھنے اور کبھی میرا خطبہ سننے کی شرط رکھ دیتا۔ بس اس کھیل ہی کھیل میں میں نے گیارہ ماہ میں اس گاؤں کے ۱۲ مسلمان لڑکے قادیانی بنا دیے۔

''...... جماعت کی طرف سے مربی کو مسلمان علماء کے ساتھ بحث مباحثے اور مناظرے سے سختی سے منع کیا جاتا ہے، لیکن جہاں قادیانی اکثریت میں ہوں، وہاں وہ مسلمانوں کا ناطقہ بند کرنے کا کوئی موقع ضائع نہیں جانے دیتے۔ میں وزیر آباد کے قریب قادیانیوں کے اکثریتی گاؤں ''گھیوے والی'' میں تعینات تھا، وہاں میں نے ایک مسلمان کو قادیانیت کی دعوت دی تو اس نے مجھے مناظرے کا چیلنج کر دیا، میں نے بھی جوش میں آ کر چیلنج قبول کر لیا، ان لوگوں نے اگلے روز سرگودھا کے مشہور عالم مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی کو بلایا، جماعت کو خبر ہوئی تو مجھے مناظرہ کرنے سے سختی سے روک دیا گیا۔ مولانا اکرم طوفانی آئے، انہوں نے رد قادیانیت پر بڑی سخت تقریر کی اور ساتھ ہی میرا نام لے کر مجھے بھی خوب لتاڑا، اتفاق کی بات یہ تھی کہ گاؤں کے ارد گرد ساری اراضی قادیانی زمینداروں کی ملکیت تھی۔ مسلمانوں کو اس میں سے گزر کر اپنے رقبے پر جانا پڑتا تھا، میں نے انہیں سبق سکھانے کے لئے قادیانی زمینداروں کی میٹنگ بلائی۔ باہم مشورے سے حکمت عملی طے کی اور اگلے روز اس پر عملدرآمد شروع کر دیا، قادیانی لڑکے ڈنڈے لے کر اپنی زمینوں پر کھڑے ہو گئے، جو بھی مسلمان وہاں سے گزرتا وہ اس کی پٹائی کرتے، مجبوراً مسلمانوں کو قادیانیوں سے معافی مانگنی پڑی۔''

''......اسی دوران ۱۹۹۸ء کی مردم شماری شروع ہو گئی، جماعت احمدیہ کے ذمہ دار سر جوڑ کر بیٹھ گئے کہ کس طرح قادیانیوں کی آبادی زیادہ شو کی جائے؟ بالآخر باہمی مشورے سے ایک منصوبہ طے پایا اور مربیوں کے ذریعے اس پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا، اس سلسلے میں میری ڈیوٹی اندرون سندھ ضلع تھرپارکر میں لگائی گئی۔ میں نے وہاں مردم شماری ڈیوٹی کرنے والے مقامی ٹیچرز سے رابطہ کیا، ان کے ساتھ معاملات طے

ہوئے اور پھر میں نے انہیں کچی پنسلیں خرید کر دیں، وہ سارا دن ان پنسلوں سے مردم شماری فارم پُر کرتے، شام کو ساری فائلیں اٹھا کر میری قیام گاہ پر لے آتے اور میرے سامنے بیٹھ کر کچی پنسل سے لکھا مٹا کر پکی پنسل کے ساتھ مذہب کے خانے میں مسلمانوں کے ناموں کے آگے بھی احمدی لکھتے جاتے اور بدلے میں منہ مانگا معاوضہ وصول کرتے۔ اس ''پروجیکٹ'' پر کام کے دوران میں نے ان ٹیچرز پر جماعتی فنڈ میں سے سات لاکھ روپے صرف کیے۔ اسی لئے تو میں اب چیلنج سے کہتا ہوں کہ مرزا طاہر اپنے دور میں یہ جو دعویٰ کیا کرتے تھے کہ سندھ میں ان سے بیعت ہونے والوں کی تعداد تین کروڑ ہے، یہ دعویٰ بالکل جھوٹ پر مبنی ہے۔ سندھ میں قادیانیوں کی تعداد ۳۰ ہزار سے زیادہ نہیں ہے اور وہ لوگ بھی پیسے کی آکسیجن پر زندہ ہیں، باقی جو کروڑوں کے دعوے ہیں وہ سب کاغذی کارروائی ہے۔''

''...... میری کارکردگی کو دیکھتے ہوئے ۲۰۰۱ء میں جماعت نے میری پوسٹنگ صوبائی نائب ناظم جماعت احمدیہ کے طور پر سندھ میں کردی۔ یہاں میں نے قادیانیت کے پرچار کے لئے ہومیو پیتھک ڈاکٹر کے روپ میں کام کا آغاز کیا اور میرپور خاص میں ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی سے چند روز عملی تربیت لینے کے بعد مٹھی، ننگر پارکر اور ڈوہنر کے مقام پر تین کلینک قائم کیے۔ میں چیک اپ اور دوا کے صرف ۱۰ روپے لیتا تھا، میرے کلینکس پر صبح سے شام تک رش رہتا، ان علاقوں میں غربت بہت ہے اور میں اس کا بھرپور فائدہ اٹھاتا تھا، آنے والے مریضوں کو مفت دوا کے ساتھ ان کی کچھ مالی معاونت بھی کرتا تھا، کبھی کبھی ٹافیوں کے پیکٹ لے کر کسی گاؤں پہنچ جاتا اور بچوں اور بڑوں میں ٹافیاں تقسیم کرکے جماعت احمدیہ کے رکنیت فارم پر انگوٹھے لگوا لیتا اور ان میں مسلمان ہی نہیں ہندو بھی شامل ہوتے تھے۔ صرف اندرون تھرپارکر میں ہم نے ۲۰ کلینکس کھول رکھے تھے اور میں ان سب کا انچارج تھا، میں نے بطور مربی ۱۰ سال کے عرصے میں ۱۳۲۷ لوگوں کو قادیانی بنایا، جن میں سے ۳۰۰ کا تعلق پنجاب سے تھا۔ سندھ میں میرا رہن سہن بڑا شاہانہ تھا، جماعت نے نقل وحرکت کے لئے پہلے مجھے گھوڑا فراہم کیا جس کی دیکھ بھال کے لئے میں نے تین مقامی لڑکے ملازم رکھے ہوئے تھے، جنہیں میں ۲۰۰ روپے فی کس ماہانہ تنخواہ دیتا تھا، جلد ہی مجھے نئی لینڈ کروزر دے دی گئی۔ میری کارکردگی بھی بڑی زبردست تھی، اس سب کے باوجود میں نے جماعت سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟ اس کی تین بڑی وجوہات ہیں۔''

(جاری ہے)

قبروں پر پھول چڑھانا

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ کی حاضر جوابی کا ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

فرمایا..... ''ایک مرتبہ میں گنگوہ گیا ہوا تھا۔ حضرت والا سید الطائفہ (یعنی حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی صاحبؒ) کے ایک مرید جوالہ آباد کے رہنے والے تھے، وہ بھی وہاں چلتے پھرتے آگئے۔ میری جو خبر سنی تو اطلاع کرکے مع ایک مجمع عظیم کے میرے پاس پہنچے اور آتے ہی پھولوں کا ہار میرے گلے میں ڈال دیا، میں نے ہاتھ میں لے لیا اور انبساط کے لئے پوچھا یہ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم ایک باغ میں گئے تھے، باغ والوں نے پھول دیئے تھے، سو کچھ تو حضرت شیخ عبدالقدوسؒ کے مزار پر چڑھا دیئے جی چاہا کہ کچھ تمہیں بھی دیں، کیونکہ وہ پیارے تھے مُردوں میں اور تم پیارے ہو زندوں میں، اپنے پیاروں کو اچھی چیز دیا ہی کرتے ہیں۔ یہ انہوں نے تقریر کی، بڑا مجمع تھا، میں نے کہا: شاہ صاحب! یہ پھول جو آپ نے شیخ کے مزار پر چڑھائے ہیں، آپ کے نزدیک تو بڑی چیز ہیں، لیکن ایک مثال فرض کرو، اگر کوئی ایسا شخص ہو جو سو روپے کا عطر سونگھنے والا ہو اور تم چار آنا تولہ کا بہت ہی گھٹیا اور چکنا ہوا عطر لے کر جاؤ اور جا کر اس کی ناک میں دے دو تو کیا یہ ایذا رسانی نہیں ہے؟ کہا: بے شک! میں نے کہا: اچھا اب بتاؤ کہ حضرت شیخ تمہارے نزدیک شامّ روائح جنت سے مشرف ہیں یا محروم؟ کہنے لگے: معاذ اللہ! کون کہہ سکتا ہے کہ محروم ہیں؟ میں نے کہا تو بس یہ جو پھول تم نے حضرت شیخ کے مزار پر چڑھائے ہیں دو حال سے خالی نہیں یا تو ان کی خوشبو پہنچتی ہے یا نہیں پہنچتی ہے؟ اگر نہیں پہنچتی تو پھول چڑھانا بے کار ہے، اگر پہنچتی ہے تو ان جنت کے پھولوں کے مقابلہ میں جو حضرت شیخؒ کو حاصل ہیں تمہارے یہ دنیا کے پھول سو روپیہ تولہ کے عطر کے مقابلہ میں چار آنہ تولہ کا چکنا ہوا عطر ہے یا نہیں؟ کہا: بے شک! میں نے کہا تو بس یہ تو وہی مثال ہوئی کہ سو روپیہ تولہ کے عطر سونگھنے والے کی ناک میں چار آنہ کا سڑا ہوا عطر دیا جاوے۔ تم نے پھول چڑھا کر حضرت شیخؒ کی روح کو تکلیف دی، کہنے لگے: میں توبہ کرتا ہوں، یہ مسئلہ آج سمجھ میں آیا، اب کسی مزار پر پھول نہ چڑھاؤں گا۔''

(حقیقت تصوف وتقویٰ ص ۳۴۰)

تحریکِ ختم نبوت..... آغاز سے کامیابی تک

قسط: ۵

مسعود ساحر

انیس سو بیاسی میں بعض عناصر نے حقائق کے برعکس مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب کی فضا پیدا کرنے کی خاطر افواہوں کا سہارا لیا، جو مرزائیوں (قادیانی اور لاہوری گروپ) کو غیر مسلم قرار دیے کے فیصلے کے بارے میں تھا۔ اس حوالے سے کسی بھی ابہام کو دور کرنے کی خاطر مجلس شوریٰ میں قاری سعید الرحمن اور مولانا سمیع الحق نے ۱۲ راپریل ۱۹۸۲ء کو تحاریک التوا پیش کیں، جس کے جواب میں قانون اور پارلیمانی امور کے انچارج وزیر راجہ ظفر الحق نے ایک طویل بیان جاری کیا۔ دستور میں ۱۹۷۴ء میں ترمیم کرکے آئین کے آرٹیکل ۲۶۰ شق ۳ کا اضافہ کیا گیا تھا، جس کے تحت قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور موجودہ حکومت نے عوام کی نمائندگی کے ایکٹ ۱۹۷۶ء میں دفعہ ۴۷ الف کا اضافہ کیا، جو غیر مسلم اقلیتی نشستوں سے متعلق ہے۔ اس دفعہ کے تحت بھی قادیانیوں کو غیر مسلموں کے زمرے میں شامل کیا گیا۔ یہ تبدیلی قادیانیوں کی آئینی حیثیت بطور غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سبب ہوئی۔ علاوہ ازیں صدارتی فرمان ۱۷ مجریہ ۱۹۷۸ء میں ترمیم کرکے انتخابات میں اہلیت اور نااہلیت سے متعلق مسلم اور غیر مسلم کے الگ الگ زمرے طے کیے گئے، جس کے نتیجے میں کوئی شخص اسمبلی کے انتخاب کے لئے اہل قرار نہیں پا سکتا جب تک اس کا نام مسلمانوں یا غیر مسلموں کی جداگانہ فہرست میں درج نہ ہو۔ بعد ازاں فرمان عارضی دستور مجریہ ۱۹۸۱ء جاری کرتے وقت بھی قادیانیوں کی متذکرہ بالا حیثیت بطور غیر مسلم برقرار رکھی گئی، اس موقع پر پوری وضاحت کے ساتھ ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے اور کسی فرد کو مذہبی مصلح ماننے والے کو آئینی طور پر کافروں کے زمرے میں بتایا گیا۔

غرض ۲۲ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج کے طلباء کے ساتھ ربوہ اسٹیشن پر ہونے والے حادثے کے بعد پاکستان کے عوام میدان میں نکل آئے۔ یہ آزاد پاکستان کے عوام تھے، انہیں تشدد سے دبانے کا زمانہ گزر چکا تھا، جب عقل سے پیدل لوگ حکمران تھے اور ہر مسئلے کا حل بندوق سے کرنے کے عادی تھے۔ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک عوام سڑکوں پر نکل آئے۔ ہر مسلک کے علمائے کرام اور واعظان عظام قیادت کا فرض نبھانے کے لئے آگے بڑھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت آخری معرکہ کے لئے کمر بستہ ہوئی۔ پنجاب حکومت نے عدالتی تحقیقات کا حکم دیا۔ چیف جسٹس سردار اقبال نے تحقیقات جسٹس صمدانی کے سپرد کی، محترم صمدانی ربوہ گئے۔ مرزا ناصر احمد کو طلب کیا۔ سات گھنٹے اس پر جرح کی، جسے ریکارڈ کیا گیا۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ تحریک کو دبانے کی سرتوڑ کوشش کرتے رہے۔ پنجاب حکومت نے ہفت روزہ چٹان کا ڈیکلریشن منسوخ کر کے پریس ضبط کر لیا اور حضرت آغا شورش کاشمیریؒ ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کر لئے گئے، مگر بیماری اور گرفتاری کی صعوبتوں کے باوجود حضرت آغا شورشؒ نے صمدانی صاحب کی عدالت میں اپنا طویل بیان قلمبند کرایا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین نے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے متعدد ملاقاتیں کیں۔ ابتداء میں بھٹو صاحب اس دیرینہ مسئلے کو ایوان میں لانے پر بوجوہ رضامند نہ تھے، شنید ہے کہ کچھ کشیدگی بھی ہوئی۔ اس دوران کارکنوں کی گرفتاریاں اور انتظامیہ اور پولیس کا روایتی انداز میں ناروا سلوک بھی جاری رہا۔ بالآخر وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو جو خود بھی قانون، آئین اور سیاست کی اونچ نیچ سے بخوبی آگاہ تھے۔ اس حوالے سے عوام کے جذبات، جوش و خروش کا پورا علم رکھتے تھے، قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے بھی باخبر تھے اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے نہ دینے کے مضمرات اور نتائج کا علم بھی رکھتے تھے، اپنے ساتھیوں سے مشاورت اور صلاح و مشورے کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین اور مسلم اکابرین کی بات مان گئے۔ یقیناً اس نیک اور مقدس عمل میں اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار اور اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق کا کردار بھی قابل تحسین ہے۔ قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دے کر کارروائی کا آغاز ہوا۔ کمیٹی کے چیئرمین، اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خان تھے۔ ۵ اگست ۱۹۷۴ء کو مرزا ناصر احمد پر جرح کا آغاز ہوا، وہ تنہا نہیں تھا، پورا وفد اس کے ہمراہ ایوان میں موجود تھا۔ ۶ ستمبر ۱۹۷۴ء تک مرزائیوں کے رہنما مرزا ناصر احمد اور قادیانیوں کے لاہوری گروپ کے سربراہ صدر الدین پر یحییٰ بختیار نے پوری لگن اور دلچسپی سے ایک

سچے مسلمان کی طرح جرح کی۔

یہ امر بھی ذکر کے لائق ہے کہ قادیانی سر ظفر اللہ خان نے لندن میں پریس کانفرنس کر کے الزام لگایا کہ حکومت پاکستان قادیانیوں کو تحفظ دینے میں ناکام رہی۔ یہ وہی ظفر اللہ خان تھا، جس نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے قائد اعظمؒ کی نماز جنازہ پڑھنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ مجھے ایک مسلمان ملک کا غیر مسلم وزیر سمجھا جائے یا ایک غیر اسلامی ملک کا ”مسلمان“ وزیر، دونوں صورتوں میں، میں محمد علی جناح کی نماز جنازہ نہیں پڑھ سکتا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ بہرحال ۷/ستمبر کو وہ روشن اور چمکیلی صبح نمودار ہوئی، جس کی آس میں ایک صدی امت مسلمہ نے کرب و اضطراب کے اندھیروں میں گزاری تھی، عقیدۂ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان رکھنے والوں نے اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و حرمت کی خاطر جانیں نچھاور کی تھیں، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ جسم پر زخم کھائے تھے، یقیناً جسم کے یہ داغ حشر کے میدان میں سورج کی مانند چمکیں گے اور ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو ساڑھے چار بجے قادیانیوں اور مرزا کو ماننے والے لاہوری گروپ کو غیر مسلم قرار دے کر دائرۂ اسلام سے خارج کر دیا گیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر کے دوران ایوان ”ختم نبوت زندہ باد“ کے نعروں سے گونج اٹھا۔ ایوان میں موجود علمائے کرام اور دوسرے ارکان بغلگیر ہوئے حتیٰ کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو اور ان کے سیاسی حریف ولی خان بھی اپنی نشستوں سے اٹھ کر گرم جوشی سے ملے۔ یوں حق کا بول بالا ہوا، کفار کا منہ کالا ہوا، پرچم ختم نبوت سرفراز ہوا، قبروں میں شہدائے ختم نبوت کی روحیں مسرور ہوئیں۔ یقیناً امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے مزارات مقدس پر فرشتوں نے چراغاں کیا ہوگا۔

قادیانی محض مسلمانوں کے وطن میں ہی جھٹلائے نہیں گئے، ملت اسلامیہ نے اس گروہ اور زبردستی چمٹے ہوئے فاسد حصے کو نوچ کر پھینک دیا، بلکہ جنوبی افریقہ کے غیر مسلم ججوں نے بھی ان کے کفر پر مہر لگا دی اور اس معاملے میں مسلم اکابرین کے فتویٰ کو مستند بتایا۔

یہ ۱۹۸۳ء کا واقعہ ہے، جنوبی افریقہ میں قادیانیوں کے بارے میں مقدمہ زیر سماعت تھا۔ رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری جنرل نے جنرل ضیاء الحق سے علماء، اہل علم اور ماہرین قانون کا وفد جنوبی افریقہ بھیجنے کی درخواست کی۔ جس پر جنرل ضیاء الحق نے مولانا مفتی تقی عثمانی، جسٹس (ر) افضل چیمہ، نامور قانون دان اور سعودی سفارت خانے کے مشیر سید ریاض الحسن گیلانی، مفتی زین العابدین اور ایک عالم بے بدل ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ کو جنوبی افریقہ بھیجا۔ اس وفد میں تحریک ختم نبوت کی نمائندگی مولانا منظور چنیوٹی، ڈاکٹر خالد محمود اور ڈائریکٹر ختم نبوت اکیڈمی لندن محترم عبدالرحمٰن یعقوب باوا کر رہے تھے۔ جنرل ضیاء الحق کی ہدایت پر اسمبلی میں قادیانیوں کے دونوں گروہوں پر ہونے والی جرح کی مصدقہ نقل موتمر عالم اسلامی کے سیکریٹری جنرل جناب افضل چیمہ کے حوالے کی گئی۔ بعد ازاں جنوبی افریقہ کی عدالت عظمیٰ کے فل بینچ کا فیصلہ سامنے آیا۔ غیر مسلم ججوں نے قادیانیوں کے موقف کو یکسر مسترد کر دیا اور اپنے فیصلے میں لکھا کہ قادیانیوں کے بارے میں وہی موقف معتبر ہے، جو مسلمانوں کے مستند علماء اختیار کریں، کسی مذہب کے عقائد کے بارے میں اس مذہب کے علماء اور ماہرین ہی فیصلہ کرنے کے مجاز ہیں، اس لیے کہ وہی اس عقیدے کے محافظ اور امین ہیں۔

قادیانی مسئلے کے حتمی فیصلے تک پہنچنے کے لئے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کو دو ماہ کا عرصہ لگا، جس کے ۲۸ اجلاس اور ۹۶ نشستیں ہوئیں۔ اس سلسلے میں ارکان کمیٹی کو ”ملت اسلامیہ کا موقف“ نامی کتاب دی گئی، جبکہ قادیانیوں اور لاہوری گروپ نے بھی اپنے عقائد پر مشتمل کتابیں ارکان اسمبلی میں تقسیم کیں۔ قادیانیوں کے لاہوری گروپ کے سربراہ صدر الدین کے پاس نہ کہنے کے لئے کچھ زیادہ تھا، نہ اس پر طویل جرح کی ضرورت تھی، قادیانیوں کی لاہوری شاخ مرزا غلام احمد کے مکر و فریب پر ناگوار تاویلات کا پردہ ڈالنے کے ہنر کے سوا انہی عقائد کی حامل ہے، جو

ہائی کورٹ کا آسیہ کی سزا برقرار رکھنا اہل اسلام کی عظیم فتح ہے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

لاہور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے رہنماؤں مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا سید ضیاء الحسن، مولانا عبدالنعیم، مولانا عمر حیات، مولانا قاری عبدالعزیز و دیگر نے مرکز ختم نبوت مسلم ٹاؤن میں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے امت مسلمہ ہمیشہ حساس رہی ہے، اور تحفظ ناموس ایکٹ کا ہر حال میں تحفظ کر کے دکھایا ہے۔ گستاخان رسول کا ہر جگہ پر مقابلہ اور ان کا تعاقب کیا جائے گا۔ علماء نے کہا کہ لاہور ہائی کورٹ کا توہین رسالت کی ملزمہ آسیہ کی اپیل خارج کرنا اور سیشن عدالت کا فیصلہ برقرار رکھنا اہل اسلام کی عظیم فتح ہے۔ گستاخ رسول کسی بھی قسم کی رعایت کا مستحق نہیں ہے۔ علماء کرام نے کیس کے مدعی قاری محمد سالم قاسمی اور ختم نبوت لائیرز فورم کے رہنماؤں بیرسٹر خواجہ ابرار مجال، چوہدری غلام مصطفےٰ، چوہدری خالد محمود، عامر لطیف سبحانی، غلام مجتبیٰ و دیگر وکلاء جنہوں نے اس کیس کی پیروی کی ان کو مبارکباد دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گستاخ رسول جہاں کہیں بھی ہو وہ اللہ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتا۔

اسے دائرۂ اسلام سے خارج کرنے کے لئے کافی ہیں۔ یوں صدرالدین کو محض ۷ گھنٹے میں فارغ کر دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ جس چیز کالی ہو کہ چنی، حرام ہی ہوتی ہے۔ البتہ مرزا ناصر احمد پر گیارہ ایام میں ۴۲ گھنٹے طویل جرح کی گئی۔

قومی اسمبلی کے معزز اور باوقار ارکان اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ مرزا ناصر احمد کو سوالات میں بیان کی گئی سچائیوں کی تاب لانے کی ہمت نہ تھی۔ بار بار گلا خشک ہوتا، پانی کی حاجت ظاہر کرتا، نامکمل جوابات اور ہر سوال کے جواب کو التوا میں ڈال کر اگلے دن تحریری صورت میں جواب دینے کے لئے مہلت کی التجا کرتا۔ حتیٰ کہ اپنی تاریخ پیدائش درست بتانے میں بھی گومگو کا شکار تھا۔ اس نے بہت سی باتوں کا اعتراف ان الفاظ میں کیا کہ مجھے امیر المومنین بھی کہتے ہیں، بلکہ امام، خلیفۃ المسلمین اور خلیفۃ المسیح کے لقب سے بھی پکارا جاتا ہے۔ اصل میں خلیفۃ المسیح الثالث یعنی میں مسیح موعود کا تیسرا خلیفہ ہوں۔ وہ خلیفہ منتخب کرنے والوں کی صحیح تعداد سے لاعلمی ظاہر کرتا ہے۔ مرزا ناصر احمد کے جوابات میں اس قدر تضاد ہے کہ لگتا ہے، اسے خود بھی معلوم نہیں کہ کیا کہہ رہا ہے۔ ایک جگہ کہتا ہے کہ تنظیم کے عہدیدار جو واقفین ہیں، مرزا غلام احمد کے عہد میں جو جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور زندہ ہیں، وہ سب ارکان ہیں۔ ایک دوسرے سوال کے جواب میں کہتا ہے کہ ''بانی سلسلہ کے وقت بیعت کرنے والوں کا احترام زیادہ ہے، وہ بزرگ ہیں، وہ منتخب نہیں، بس پرانے آرہے ہیں۔'' مرزا قادیانی کے خاندان کا استحقاق کیا ہے؟ جواب دیکھئے ''خاندان کے معنی لوگ نہیں سمجھتے، میں کمزور انسان ہوں، امید کرتا ہوں کہ اس قابل ہو جاؤں کہ آپ کو سمجھا سکوں، خاندان سے مراد تین بیٹے تھے، تینوں وفات پا گئے۔'' ''خلیفہ کو خدا منتخب کرتا ہے، ووٹ لوگ دیتے ہیں، مرضی خدا کی ہوتی ہے، اللہ کا مخفی ارادہ کام کرتا ہے، منتخب ہونے کے بعد عدم اعتماد نہیں ہو سکتا۔ خلیفہ کسی بھی رائے کو مسترد کر سکتا ہے۔ مجھے کوئی معزول نہیں کر سکتا۔'' اپنے ماننے والوں کی تعداد اور اس حوالے سے مردم شماری کے اعداد و شمار کے بارے میں مرزا کہتا ہے: ''مردم شماری والے غیر مسلم ہوتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی تعداد کم ظاہر کرتے ہیں۔'' بہت سے سوالوں کے واضح جواب نہ دینے پر چیئرمین نے ٹوکا۔ چیئرمین نے ارکان سے استفسار کیا کہ آپ اٹارنی جنرل کے طریقہ کار سے مطمئن ہیں؟ سب نے اثبات میں جواب دیا۔ کوشش کے باوجود اس اختصار پر اطمینان نہیں۔ تاہم ایک اور قسط میں مسلمانان پاکستان کی اس عظیم تحریک اور ان کی اس تاریخی کامیابی کی روداد کو ختم کر سکوں گا۔ (جاری ہے)

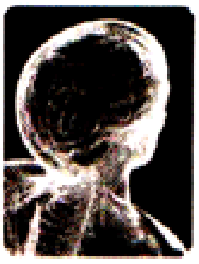
32 اجزاء سے تیار کردہ
فیصل
معجون قوت دماغ زعفرانی
دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے آزمودہ نسخہ

پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577
● ذہنی دباؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا اکسیر علاج
● چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک
● نظام ہضم کی درستگی، بواسیر اور پیدائش خون کیلئے موثر علاج
● شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
● معدہ و جگر کی کمزوری اور گرمی کا بہترین علاج
● معجون کا مسلسل استعمال بھرپور جوانی کی ضمانت
قیمت -/1200 روپے وزن 600 گرام
قیمت -/650 روپے وزن 300 گرام
ہر موسم، ہر عمر کی خواتین و حضرات کیلئے یکساں مفید
معیار اور مقدار کے ضامن

اجزائے معجون

زعفران	دارچینی	شہد	مغز بادام
کشنیز	بلیلہ	جوہر آہن	برہمی بوٹی
مرچ سیاہ	ورق طلاء	بادیان	مغز اخروٹ
خشخاش	گاؤزبان	گل سرخ	طباشیر
اسطوخودوس	الائچی کلاں	الائچی خورد	زرشک
مغز تربوز	ورق نقرہ	گوند کتیرہ	جوہر مرجان
آملہ	مغز خیارین	مغز کدو	مویز منقی

فیصل FOODS
ستارہ لیبرڈ گراؤنڈ سپلائرز کالونی فیصل آباد
0314-3085577

جسمانی یا روحانی مرض؟

ڈاکٹر زاہد الحق قریشی

کسی بھی طریقہ علاج کا معالج ہو، علاج کے لئے تشخیص کی اہمیت سے انکار نہیں کرسکتا۔ اگر ذیابیطس کا بے ہوش مریض علاج کے لئے لایا جائے اور معالج بے تشخیص کیے بغیر علاج کرے کہ مریض شوگر کا لیول کم ہونے کی وجہ سے بے ہوش ہے، یا زیادہ ہونے کی وجہ سے تو اس صورت میں مریض کی فوری موت کا امکان ہے، اگر شوگر لیول کم ہے تو فوراً اسے شوگر ڈرپ کی صورت میں دی جائے گی، اگر شوگر لیول زیادہ ہو تو انسولین کا انجکشن دینا ہوگا۔ یہی صورت حال بلڈ پریشر کے مریض میں بھی ہوتی ہے۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اکثر غلط تشخیص سے مرض بگڑ جاتا ہے اور مریض جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

امراض عام طور پر دو طرح کے ہوتے ہیں۔ جسمانی یا روحانی، اگر مرض روحانی ہو تو ادویات اثر نہیں کرتیں اور ''مرض بڑھتا جاتا ہے جوں جوں دوا کی'' میرے پاس کئی مریض آتے ہیں کہ ہم ہسپتالوں میں مدت ہوئی علاج کرا رہے ہیں مگر ٹھیک نہیں ہو رہے، جب تشخیص کی جاتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ معاملہ تو کچھ اور ہے، درست تشخیص ہوتے ہی دنوں میں درست علاج ہونے سے برسوں کا مرض جاتا رہتا ہے اور مریض تندرست ہوجاتا ہے۔

روحانی امراض کی مختلف وجہ ہوتی ہے، میں یہاں اجمالی طور پر ان کا ذکر کرتا ہوں، سب سے بڑی وجہ ''جادو'' ہے۔ جادو کرانے کی وجہ روحانی امراض، حسد، کینہ، انتقام کی خواہش وغیرہ ہیں۔ جادو برحق ہے مگر کرنے، کرانے والا، سیکھنے، سکھانے والا ایمان سے ہاتھ دھو لیتا ہے۔

جادو کی تاریخ:

یہ ایک شیطانی علم ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں جن اور انسان اکٹھے رہتے تھے اور جن انسانوں کو یہ علم سکھاتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں جادوگروں کا سردار سامری تھا اور اس فن کے ماہر ''کاہن'' کہلاتے تھے۔ جنہوں نے فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آمد کی خبر دی تھی اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے پر اکٹھے ہوکر آئے تھے۔ انسانوں کی آزمائش کے لئے دو فرشتے ہاروت اور ماروت شہر بابل میں انسانوں کی شکل میں اتارے گئے۔ وہ لوگوں کو بتاتے کہ جادو سیکھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے، اگر پھر بھی کوئی سیکھنے پر اصرار کرتا تو یہ اسے سکھا دیتے تھے۔

جادو کی اقسام:

جادو کی بہت سی اقسام ہیں، لیکن تین بڑی اور اہم اقسام یہ ہیں: کالا جادو، نیلا جادو اور سفید جادو۔ عام طور پر کالا جادو ہی مشہور ہے، حالانکہ ان میں سب سے سخت اور مشکل سفید جادو ہے جبکہ کالے جادو کے آٹھ درجے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آج تک کوئی ان تمام درجوں پر عبور حاصل نہیں کرسکا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جب تک مسلمان کے اندر ایمان کی چنگاری موجود ہے وہ جادو نہیں سیکھ سکتا۔ اس لئے استاد جادوگر کے پاس جب کوئی مسلمان جادو سیکھنے کے لئے جاتا ہے تو وہ سب سے پہلے اس ایمان کی چنگاری کو ختم کرنے کے لئے اس کے لئے حرام غذا تجویز کرتا ہے۔ پہلے نمبر پر جانوروں کا بہتا ہوا خون پلایا جاتا ہے۔ خیال آتا ہے کہ جادوگروں کو مستقبل کی باتیں کیسے پتہ چل جاتی ہیں؟ اس کا جواب بھی قرآن کریم کے ذریعہ ہمیں ملتا ہے، پہلے جنات بلا روک ٹوک آسمانوں پر چلے جاتے تھے اور وہاں پر ہونے والے فیصلے اور احکامات سن کر آتے اور اپنے عامل کو بتا دیتے، پھر ان پر پابندی لگادی گئی، جب یہ جاتے تو ان کو شہاب ثاقب (ستاروں) کے ذریعے مارا جاتا ہے، اس طرح یہ کچھ خبریں لے آتے ہیں، پھر اس میں جھوٹ سچ ملا کر بتا دیتے ہیں، اس طرح پہلے کی نسبت اب ان کی خبریں زیادہ تر جھوٹی ہوتی ہیں۔

جنات:

انسان اشرف المخلوقات ہے، دنیا کی دیگر تمام مخلوقات اس سے ڈرتی ہیں، بہت کم شریر جن انسانوں کو تنگ کرتے ہیں، اکثر کو عامل لوگ قابو کرکے مجبور کرتے ہیں کہ وہ ان کے بتائے ہوئے لوگوں کو پریشان کریں، کیونکہ یہ عامل کے تصرف میں ہوتے ہیں، اس لئے یہ عامل کا حکم ماننے پر مجبور ہوتے ہیں، لیکن یہ موقع ملتے ہی عامل کی غلطی پر عامل کو نقصان پہنچانے سے نہیں چوکتے: نتیجتاً عامل اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

ہمزاد:

ہر شخص کے ساتھ اس کا ہمزاد بھی ہوتا ہے، بعض عامل اسے تسخیر کرلیتے ہیں اور اس سے مختلف کام لیتے ہیں جو کہ جائز و ناجائز ہوسکتے ہیں۔ اس کا علاج مشکل ہوتا ہے، کیونکہ جب مریض کو علاج کے لئے کہیں لے کر جائیں تو ہمزاد عامل کو خبر کردیتا ہے۔ پھر عامل الرٹ ہوکر اس کے توڑ میں لگ جاتا ہے۔ عامل کا ہمزاد بھی عامل ہی ہوتا ہے، اس لئے جب کوئی

دوسرا عامل اسے بھگانے کے لئے پڑھائی کرتا ہے تو ہمزاد اس کے توڑ کے لئے خود بھی پڑھائی شروع کردیتا ہے، اس لئے ہمزاد کے علاج کے لئے عامل کامل ہی کامیاب ہوسکتا ہے، کیونکہ مقابلے میں بھیجنے والا عامل اور ہمزاد عامل دونوں آجاتے ہیں۔

بندش:

اس کی وجہ بھی روحانی بیماریاں حسد وغیرہ ہی ہوتی ہیں، اس میں کسی کی شادی کی بندش کرائی جاتی ہے، کسی کے کاروبار کی بندش، مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہمیں ملے نہ ملے دوسرے کو ہرگز نہ ملے۔

نظر:

بعض لوگوں میں قدرتی طور پر یہ خرابی ہوتی ہے کہ دوسرے کی ترقی دیکھ کر "ہائے" ڈال دیتے ہیں اور ان کی نظر تیر کی طرح لگتی ہے، اپنا کوئی فائدہ نہیں ہوتا مگر دوسرے کا نقصان ہوجاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ دوسرے کی ترقی یا خوبی دیکھ کر ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ! کہا جائے۔ لیکن جسے نظر لگ چکی ہو، اس کی تشخیص اور علاج کرالینا چاہئے۔ علاج کرنے والے کو دم کے طور پر چھینکیں آتی ہیں اور آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔

سفلی عمل:

یہ گندی اور ناپاک چیزوں سے کیا جاتا ہے، جس میں خنزیر، خون، کوے، الو، چھپکلی انسانی جسم کے حصے اور کپڑے وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔ سفلی عمل کے اثرات کا توڑ بہت مشکل ہوتا ہے، اس کے لئے عامل کامل کی ضرورت ہوتی ہے۔

روحانی علوم کی برتری:

حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ سے ہمیں قرآن کریم بتاتا ہے کہ جنات کو اتنی طاقت وقوت حاصل ہونے کے باوجود جب ملکہ سبا کے تخت لانے کے لئے کہا تو انہوں نے کہا کہ ہم کم از کم ایک دن میں لاسکتے ہیں۔ لیکن جب ایک روحانی علوم پر دسترس رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے انسان نے عرض کیا کہ میں پلک جھپکتے میں تخت لاسکتا ہوں اور لاکر دکھادیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس شخص کے پاس اسم اعظم کا عمل تھا۔

اسم اعظم:

ایک شخص کو اسم اعظم سیکھنے کا جنون تھا، اسے ایک بزرگ کا پتہ چلا کہ انہیں اسم اعظم آتا ہے، ان کے پاس پہنچا اور سکھانے کے لئے اصرار کرنے لگا۔ انہوں نے کہا کہ آج فلاں بازار میں عصر کے بعد جانا اور وہاں جو کچھ دیکھو وہ آکر مجھے بتانا، وہ اس بازار میں گیا، دیکھا ایک ضعیف بوڑھا لکڑہارا لکڑیاں کاندھے پر لادے وہاں سے گزرا، دوسری طرف سے ایک ہٹا کٹا سپاہی آیا اور اس سے لکڑیاں چھین کر اسے مارا اور چلا گیا۔ اس شخص نے آکر ان بزرگ سے بڑے جوش میں شکوہ کیا کہ میں آپ کو کہتا تھا کہ مجھے آپ اسم اعظم سکھادیں، اگر آپ نے مجھے سکھادیا ہوتا تو میں اس سپاہی کو مزہ چکھادیتا۔ بزرگ کے پوچھنے پر پورا قصہ سنایا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے اس لکڑہارے سے ہی اسم اعظم سیکھا ہے۔

الغرض کسی بھی قسم کی طاقت حاصل کرنے کے ساتھ تحمل اور عاجزی بہت ضروری ہے۔ پھلدار درخت ہمیشہ جھکا ہوا ہوتا ہے اور پتھر مارنے والے کو پھل سے نوازتا ہے۔

از خود تشخیص کے نقصانات:

بعض اوقات بظاہر نظر آنے والی علامات سے انسان یہ سمجھتا ہے کہ جادو یا ہوائی چیزوں کے اثرات ہیں اور فراڈیے عاملوں کے چکر میں پھنس کر پیسہ، وقت جان اور عزت گنوا بیٹھتا ہے، پھر پچھتانے سے تلافی نہیں ہوتی۔ کئی کیسوں میں لوگ آکر رونا روتے ہیں کہ ہم ہزاروں روپے گنوا بیٹھے ہیں اب ہمارے پاس کچھ بھی نہیں بچا، تو میں یہی کہتا ہوں کہ اس میں میرا کیا قصور ہے؟ چند ذہنی امراض ایسے ہیں جن کی علامات سے انسان سمجھتا ہے کہ بیرونی اثرات ہیں، جب ذہن بن جاتا ہے پھر فراڈیے عامل اپنی لچھے دار باتوں سے ڈرا کر رقم وصول کرلیتے ہیں، مثلاً کوئی اجنبی اس کے ساتھ مقیم ہے روح جسم الگ الگ ہیں، شکم میں کوئی زندہ چیز موجود ہے انسانی طاقت سے زیادہ طاقت کے زیر اثر ہے، شکم میں جانور چیخ رہے ہیں، شکم میں کوئی زندہ چیز پڑی ہے، خیالی شکلوں کا نظر آنا، انسانی طاقت سے بڑھ کر کام کرنا وغیرہ یہ سب جسمانی ذہنی امراض کی علامات ہیں، جنہیں ہوائی چیزوں کے اثرات سمجھ کر مزارات اور بابوں کے چکر میں پڑ جاتے ہیں۔

البتہ کپڑوں میں آگ لگ جانا، کپڑوں میں سوراخ ہوجانا، کپڑے پھٹ جانا، مریض کا بے ہوش

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

ہوجانا اچانک کاروبار مندا ہوجانا۔ ایک دکان بہت زیادہ چلتی تھی صاحب بصیرت نے دیکھا ایک چھوٹا سا بُھتنا ہر گزرنے والے کے سر پر سوار ہوجاتا ہے اور اسے دکان میں لاکر چھوڑتا ہے۔

تشخیص کے طریقے:

تشخیص کے مختلف طریقے رائج ہیں۔ عموماً مریض کی مستعمل قمیض یا بنیان کے ذریعے یا مریض کے قد کے برابر ڈوری ناپ کر عمل کیا جاتا ہے۔ اگر بڑھ جائے تو جن، کم ہوجائے تو جادو اور کچھ نہ ہو تو جسمانی مرض، یا لوٹا گھمایا جاتا ہے یا پانی پر دم کرکے چلایا جاتا ہے، پانی کا ذائقہ تبدیل ہوجاتا ہے، بعض مریض اپنا ذہن اتنا بنا کر آتے ہیں کہ اگر انہیں کہا جائے کہ جسمانی مرض ہے تو لڑنے لگتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں پتہ نہیں چلا، یا یہ کامل نہیں ہیں، پھر جب سمجھایا جائے کہ آپ جس کے بھی پاس جائیں گے آپ کو یہ نہیں کہے گا کہ آپ کو کچھ نہیں ہے، وہ تو آپ کو اسامی سمجھ کر آپ سے ہزاروں روپے اینٹھ لے گا، پھر وہ سمجھ کر شکریہ ادا کرتے ہیں اور ٹیسٹ کرواکر جسمانی امراض کی تشخیص کراکر صحت وتندرستی پالیتے ہیں۔

تشخیص کا بین الاقوامی جدید ترین طریقہ

مریض کے بال کے ذریعے تشخیص اور علاج ہے۔ جس سے روحانی مسئلہ کتنا ہی پیچیدہ اور پرانا ہو چند گھنٹوں سے ایک ہفتہ میں مکمل ٹھیک ہوجاتا ہے، اس میں مریض کو لانے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی مریض کسی بھی ملک یا شہر میں ہو اس کے صرف بال اور تصویر سے ہی علاج ہوجاتا ہے۔

ریکی، مسمریزم، ہپناٹزم، ٹیلی پیتھی:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے، بعض کو اللہ تعالیٰ بغیر محنت کے کوئی صلاحیت عطا فرمادیتے ہیں، ورنہ مختلف مشقوں سے انسان اپنی ان صلاحیتوں کو بیدار کرسکتا ہے، جس کے لئے ریاض اور مشقیں کرنی پڑتی ہیں۔ استاد عامل مختلف چلوں کے ذریعے انہیں بیدار کراتے ہیں، ان کا کسی بھی قسم کے وظائف اور جاپ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ ریکی، مسمریزم، ہپناٹزم اور ٹیلی پیتھی وغیرہ ہیں۔

عمل تسخیرات اور تصرف:

بعض عملیات کے ذریعے تسخیر اور تصرف کی صلاحیت حاصل کی جاتی ہے، اس میں مدمقابل کسی بات سے انکار نہیں کرسکتا۔ عامل جو چاہتا ہے ان سے کام لے لیتا ہے، وہ انکار نہیں کرسکتے، یہ بھی شریعت میں منع ہے جو شخص چند اعمال باقاعدگی سے کرتا ہو اس پر یہ تصرف نہیں حاصل کرسکتے۔

نظر بندی اور شعبدہ بازی:

کچھ عملیات کے ذریعے مدمقابل مجمع کی نظر بندی کرکے انہیں اپنی مرضی کی چیزیں دکھائی جاتی ہیں، لیکن چند اعمال پابندی سے کرنے والے پر نظر بندی کا اثر نہیں ہوتا، لیکن شعبدہ بازی میں کیونکہ ہاتھ کی صفائی، کیمیکلز اور سائنس استعمال کی جاتی ہے، اس لئے اس کے ذریعے انسان دھوکا کھاجاتا ہے۔ اس لئے اس کے ذریعے تعویذات کا نکلنا، سوئیاں گلے چلے نکالنا، خفیہ تحریرات دکھانا، انڈے پر تحریر اور تعویذات دکھانا، پانی پر آگ لگانا، ہاتھ میں کوئی چیز پکڑا کر اسے اتنا گرم کردینا کہ مریض چھوڑنے پر مجبور ہوجائے وغیرہ، وغیرہ۔

ان کا مقصد مریض کو متاثر کرکے بھاری رقوم وصول کرنا ہوتا ہے، جو کہ مریض خوشی سے دیدیتا ہے اور عقیدت میں اتنا اندھا ہوجاتا ہے کہ کہتا ہے کہ بابا جی کو، شاہ صاحب کو، حضرت صاحب کو کسی بھی صورت ناراض نہیں کرنا ورنہ نقصان ہوگا۔ الحمدللہ! ہر قسم کے جن، ہمزاد، پرانے سے پرانے جادو وغیرہ کی درست تشخیص کرکے ایک ہفتہ میں شافی علاج اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوجاتا ہے۔ ☆☆☆

مرزا قادیانی کا صحیح بخاری پر افتراء

"وے از مناسبت قرآن چنداں محروم بودہ کہ بغایت کثرت آیات را محرف وغلط نقل می کند ومضمونہا بسوئے قرآن نسبت کند کہ رائحہ آنہا در قرآن موجود نیست و بر مثل کتاب صحیح بخاری افترا (ہذا خلیفۃ اللہ المہدی) نمودہ کہ موجب فضیحت است، و بر معاصرین خود دانستہ افتراہا بست، وہمہ ایں امور را ناظرین ثابت کردہ شائع کردند، لیکن اذناب وے را ہیچگونہ ہدایت دست نداد: "ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فمالہ من نور۔"

ترجمہ: "مرزا (غلام احمد قادیانی) قرآن کی مناسبت سے اس قدر محروم تھا کہ بڑی کثرت سے آیات کو محرف اور غلط نقل کرتا ہے اور قرآن کی جانب ایسے ایسے مضامین منسوب کرتا ہے جن کا رائحہ بھی قرآن میں موجود نہیں اور صحیح بخاری جیسی مشہور کتاب پر افترا کیا کہ اس میں ہذا خلیفۃ اللہ المہدی موجود ہے، جو اس کی ذلت ورسوائی کا موجب ہے اور اپنے معاصرین پر دیدہ ودانستہ بہت سے افترا کئے اور ان تمام امور کو ناظرین نے ثابت کرکے شائع کیا، مگر اس کے مریدوں کو کسی طرح ہدایت دستیاب نہ ہوئی، سچ ہے: "ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور۔" (از "خاتم النبیین" حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیری)

انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی

ایک ہفتہ

حضرت شیخ الہندؒ کے دیس میں!

قسط:۲۵

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

حضرت مرزا مظہر جان جاناں ؒ کے خلیفہ عبداللہ شاہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی ؒ تھے۔

ان کے خلیفہ شاہ ابو سعید مجددی ؒ (وفات۱۸۳۵ء) تھے۔ شاہ ابو سعید مجددی ؒ کے صاحبزادہ، جانشین اور خلیفہ شاہ احمد سعید مجددی ؒ (وفات ۱۸۶۰ء) تھے۔ ان حضرات کے قدوم میمنت لزوم اور انفاس قدسیہ سے حق تعالیٰ نے اس خانقاہ مظہریہ دہلی سے پہلے دہلی اور اس کے اطراف، پھر اطراف عالم میں روحانیت کے فیض کو تقسیم کیا۔

ابتداء میں یہ خانقاہ کہاں واقع تھی۔ اس کی صورت کیا تھی۔ بتانا مشکل ہوگا۔ البتہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں ؒ کی رہائش محلہ ''امام'' میں تھی جو جامع مسجد دہلی کے مقابل پر واقع تھا۔ حضرت شاہ غلام علی ؒ فرماتے ہیں کہ: ''حضرت مرزا مظہر جان جاناں ؒ سے ہزاروں ہزار خلق خدا نے فیض حاصل کیا۔ دو سو حضرات تعلیم طریقہ کی اجازت سے سرفراز ہو کر مخلوق خدا کی ہدایت کے لئے مصروف عمل ہوئے۔ پچاس افراد صرف انبالہ کے فیض صحبت سے سرفراز ہوئے۔ صبح و شام دو سو افراد کو آپ طریقہ مجددیہ نقشبندیہ کے مطابق توجہ دیتے تھے۔'' یہ آپ کے گھر پر ہوتا تھا۔ یا جہاں آپ نماز پڑھتے تھے وہاں ہوتا تھا؟ سلسلہ سلوک کے راہی یا تاریخ کے طالب علم کا یہ موضوع ہے۔ مجھے تو سرسری طور پر جو معلوم ہوا وہ یہ کہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں ؒ کی اہلیہ نے چتلی قبر کے متصل ایک حویلی خریدی تھی۔ وہاں پر حضرت مرزا صاحب ؒ کو دفن کیا گیا۔ جہاں پر آج مزار مبارک واقع ہے۔ پھر آپ کی اہلیہ نے اسی حویلی کے متصل دوسری حویلی خریدی اور یہ دونوں حویلیاں یکجا کر کے خانقاہ شریف اور اس کے متعلقین کے لئے وقف کر دیں۔ دوسری حویلی ۱۹۰۱ء میں خریدی گئی۔ دونوں حویلیوں کا اہلیہ محترمہ حضرت مرزا صاحب ؒ نے وقف نامہ تحریر کرایا۔ اس پر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ (وفات۱۸۲۴ء) مولانا حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی ؒ (وفات۱۸۱۰ء) کے بطور گواہ دستخط کرائے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں ؒ کی قبر مبارک ''مزار شریف'' کا جو احاطہ ہے اس میں مسجد ولائبریری، مہمانوں کے کمرے، سجادہ نشین حضرات کی بیعت وارشاد کی مسند، ہال، مہمان خانے وغیرہ کی صاف ستھری عمارت اور نفیس فرش اور عمدہ وصفائی کا اہتمام کی جو موجودہ شکل ہے اس کے بانی حضرت شاہ غلام علی دہلوی ؒ تھے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے مزار کے چبوترہ پر چار قبور مبارکہ ہیں: (۱) حضرت مرزا مظہر جان جاناں ؒ (وفات:۱۷۸۱ء)، (۲) حضرت شاہ غلام علی دہلوی ؒ (وفات:۱۸۲۴ء)، (۳) شاہ ابو سعید مجددی ؒ (وفات:۱۸۳۵ء)، (۴) حضرت شاہ ابوالخیر مجددی ؒ (وفات: ۱۹۲۳ء)۔

حضرت شاہ ابو سعید مجددی ؒ کے خلیفہ وجانشین وصاحبزادہ گرامی حضرت شاہ احمد سعید مجددی ؒ تھے۔ جن کی وفات ۱۸۶۰ء حجاز مقدس میں ہوئی۔ انہوں نے اپنے والد گرامی کے بعد چوبیس برس تک مسند کی رونقوں کو بحال رکھا۔ شاہ احمد سعید مجددی ؒ نے ۱۸۵۷ء کے انقلاب کے بعد دہلی سے حجاز مقدس کی طرف ہجرت کی۔ دہلی سے آپ ڈیرہ اسماعیل خان، موسیٰ زئی شریف تشریف لائے۔ اپنے نامور خلیفہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری ؒ کو خانقاہ مظہریہ کی تولیت سپرد کی اور خود حجاز مقدس تشریف لے گئے۔ حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری ؒ نے اپنے ایک خلیفہ مولوی رحیم بخش اجمیری (وفات۱۸۶۶ء) کو یہاں قیام پذیر ہونے کا حکم دیا۔ جو اپنے دم واپسیں تک اس خانقاہ عالیہ کے متولی رہے۔

ان کے وصال کے بعد حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری ؒ (وفات۱۸۶۸ء) نے اس خانقاہ مظہریہ دہلی کا نظم حضرت خواجہ محمد عثمان

دامانی ؒ (وفات ۱۸۹۷ء) کے سپرد کیا۔ پہلے عرض ہو چکا کہ خواجہ احمد سعید مجددی ؒ حجاز مقدس ہجرت فرماگئے تھے۔ آپ کے صاحبزادہ شیخ محمود ؒ تھے۔ ان کے صاحبزادہ شاہ ابوالخیر مجددی ؒ تھے۔ شاہ ابوالخیر مجددی حجاز مقدس سے دہلی واپس آئے تو مولانا خواجہ محمد عثمان دامانی ؒ نے دہلی تشریف لاکر شاہ ابوالخیر مجددی ؒ کو یہ خانقاہ مظہریہ سپرد کی۔ آپ اپنے وصال ۱۹۲۳ء تک اس خانقاہ شریف کے امین و سجادہ نشین رہے۔ شاہ ابوالخیر مجددی ؒ کے صاحبزادہ ابوالحسن زید فاروقی ؒ تھے۔ جو ۱۹۲۳ء سے اپنے وصال ۱۹۹۳ء تک اس خانقاہ شریف کے سجادہ نشین رہے۔

شاہ عبدالغنی مجددی ؒ کے مختصر حالات:

حضرت مجدد الف ثانی ؒ کے صاحبزادہ حضرت خواجہ محمد معصوم ؒ تھے۔ ان کے صاحبزادہ خواجہ سیف الدین ؒ تھے۔ ان کے صاحبزادہ شاہ محمد عیسیٰ ؒ تھے۔ ان کے صاحبزادہ عزیز القدر ؒ تھے۔ ان کے صاحبزادہ صفی القدر ؒ تھے۔ ان کے صاحبزادہ شاہ ابوسعید ؒ تھے۔ ان کے صاحبزادہ شاہ عبدالغنی مجددی ؒ تھے۔ یہ شاہ عبدالغنی مجددی ؒ، حضرت نانوتوی ؒ اور حضرت گنگوہی ؒ اور مولانا خلیل احمد سہارنپوری ؒ کے استاذ ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم شاہ رفیع الدین ؒ بھی شاہ عبدالغنی مجددی ؒ کے شاگرد اور خلیفہ تھے۔ اس تفصیل سے یہ دکھانا مطلوب ہے کہ دیوبندی کتب فکر کی سند حدیث میں جو شاہ عبدالغنی ؒ کا ذکر مبارک آتا ہے اس سے مراد شاہ عبدالغنی مجددی ؒ ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادہ کا نام بھی شاہ عبدالغنی ؒ ہے۔ دیوبندی کتب فکر کی سند حدیث میں شاہ عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ ؒ مراد نہیں ہیں۔ بلکہ شاہ عبدالغنی مجددی ؒ ہیں۔ یہ شاہ عبدالغنی مجددی ؒ بھی حضرت شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی ؒ کے شاگرد ہیں۔ جو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ کے شاگرد تھے۔ یوں دیوبندی کتب فکر کے اکابر کی سند حدیث شاہ عبدالغنی مجددی ؒ سے آگے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ کے سلسلہ سند سے متصل ہو جاتی ہے۔

غرض دیوبندیت کا سلسلہ فیض حضرت مجدد الف ثانی ؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ ایسے بزرگوں کے خانوادہ علم سے مرکب ہے۔ جس میں شریعت، طریقت، اتباع سنت اور سلوک کے دونوں پہیوں پر دیوبندی علم وفضل کی گاڑی سوئے منزل رواں دواں ہے۔

فقیر دوسری تفصیلات میں کھو گیا۔ لیکن ایک لائق اعتناء ضروری امر یہ ہے کہ حضرت خواجہ سیف الدین ؒ بن خواجہ محمد معصوم ؒ بن حضرت مجدد صاحب ؒ کی اولاد در اولاد میں خواجہ محمد آفاق ؒ صاحب ہیں۔ ان کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی ؒ ہیں۔ ان کے خلیفہ حضرت مولانا محمد علی مونگیری ؒ تھے۔ جو رد قادیانیت کے میدان میں اپنے دور میں آیت من آیات اللہ کا مصداق تھے۔ یہی حضرت مونگیری ؒ ندوۃ العلماء کے بانی بھی ہیں۔ جس کے ستون اعظم حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی ؒ تھے۔ اسی طرح خواجہ سیف الدین صاحب ؒ کے خلیفہ سندھ میں حضرت مخدوم ابوالقاسم ؒ تھے اور حضرت خواجہ سیف الدین ؒ کے والد گرامی حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب ؒ کے خلیفہ مخدوم آدم ٹھٹھوی ؒ، ان کے اور مخدوم ابوالقاسم ؒ کے ذریعہ سے سندھ باب الاسلام میں سلسلہ نقشبندیہ کو عروج حاصل ہوا اور پھر خواجہ سیف الدین ؒ کے خلیفہ مظہر جان جاناں ؒ اور ان کے خلیفہ شاہ غلام علی ؒ تھے۔ ان کے خلیفہ خالد رومی ؒ تھے۔ ان کے ذریعہ سے روم وشام اور عرب میں سلسلہ نقشبندیہ کو جو عروج حاصل ہوا ملاحظہ ہو کہ حضرت خالد رومی ؒ کے مرید صاحب ردالمحتار شرح درمختار (علامہ شامی ؒ) ایسے حضرات بھی تھے۔

اسی طرح مولانا فضل علی قریشی ؒ کے خلیفہ مولانا عبدالغفور عباسی ؒ تھے۔ ان کے ذریعہ بھی سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے اثرات حجاز مقدس میں پہنچے۔ غرض دارالعلوم دیوبند ہو یا ندوۃ العلماء، سرہند شریف ہو یا خانقاہ مظہریہ دہلی ہو، روم وشام ہو یا عرب، ہر چہار جانب حضرت مجدد الف ثانی ؒ کے سلسلہ سلوک کے فیض کے اثرات اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ کی خدمت حدیث کے برکات وثمرات سے ایک عالم نفع اٹھا رہا ہے۔

اس پورے سلسلہ میں دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتگان اس وقت نمایاں ہیں۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں ؒ کے آگے چل کر خلفاء میں حاجی دوست قندھاری ؒ، حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی ؒ، حضرت خواجہ سراج الدین ؒ اور حضرت خواجہ ابوالسعد احمد خان ؒ بانی خانقاہ سراجیہ اور پھر ان کے حضرت خلیفہ مولانا محمد عبداللہ حضرت ثانی ؒ ہوں یا ان کے خلیفہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد صاحب ؒ بیک وقت اگر یہ نقشبندی ومجددی ہیں تو ساتھ ہی دارالعلوم دیوبند کے فضلاء بھی ہیں۔ زہے نصیب! نقشبندی ومجددی ودیوبندی وحنفی تمام نسبتوں کا پرتو دیکھنا ہو تو پھر اسی راستہ پر بڑھتے چلے آؤ! جہاں آج فقیر ان کے تذکروں سے اپنے من کی دنیا کو شاد کر رہا ہے۔ معافی چاہتا ہوں بہت دور چلا گیا۔ اب واپس آتے

ہیں۔ خانقاہ مظہریہ دہلی حضرت مرزامظہر جان جاناں ؒ کے نام سے معروف ہے۔

حضرت مرزامظہر جان جاناں ؒ کے مختصر حالات زندگی:

اورنگزیب عالمگیر ؒ کے شاہی امراء میں ایک نامور نام ''مرزا جان ؒ'' کا ہے۔ مرزا جان ؒ کے ہاں صاحبزادہ تولد ہوئے۔ جن کا نام مرزا مظہر جان جاناں ؒ، عالمگیر نے تجویز کیا۔ مرزامظہر جان جاناں ؒ کی ولادت ۱۱۱۱ھ یا ۱۱۱۳ھ ماہ رمضان المبارک میں ہوئی۔ آپ کا بچپن والدین کے ساتھ آگرہ میں گزرا۔ پھر آپ والدین کے ساتھ دہلی آ گئے۔ فارسی کی ابتدائی تعلیم آپ نے والد گرامی سے حاصل کی۔ آپ کے والد گرامی مولانا میرزاہد ؒ کے شاگرد تھے۔ مولانا میرزاہد ؒ کا ایک قول مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ سے منقول ہے: ''مرزا جان ؒ کی تقریر میری جان ہے۔'' یاد رہے کہ مولانا میرزاہد ؒ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ کے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ؒ کے بھی استاذ تھے۔ حضرت مرزامظہر جان جاناں ؒ نے قاری عبدالرسول ؒ سے قرآن مجید پڑھا۔ تجوید وقرأت کی بھی ان سے سند حاصل کی۔ حضرت مرزامظہر جان جاناں ؒ نے والد گرامی کی وفات ۱۱۳۰ھ کے بعد کئی مبسوط کتب حاجی محمد افضل سیالکوٹی ؒ سے پڑھیں۔ حدیث وتفسیر کی بھی اجازت حاصل کی۔ تحصیل علوم کے بعد جب حضرت الاستاذ سیالکوٹی سے اجازت چاہی تو انہوں نے پندرہ سال سے عمامہ کے نیچے زیر استعمال کلاہ اتار کر حضرت مرزامظہر جان جاناں ؒ کے سر پر رکھ دیا۔ فراغت کے بعد آپ عرصہ تک طلباء کو درسی کتب پڑھاتے بھی رہے۔ علاوہ ازیں سپاہ گری، گھڑسواری، تیراندازی ایسے فنون میں بھی آپ نے کمال حاصل کیا۔

آپ کے تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ ایک بار آپ گھوڑے پر سوار جا رہے تھے سامنے سے مست ہاتھی آتا دکھائی دیا۔ فیل بان نے دہائی دی، ہٹ جائیے! آپ نے جانور سے ڈر جانا بزدلی گردانا۔ اسی طرح چلتے رہے۔ ہاتھی نے اپنی سونڈھ کی لپیٹ میں آپ کو لیا۔ آپ نے خنجر سے اس کی سونڈھ پر وار کیا۔ ہاتھی نے بلبلا کر آپ کو دور اچھال دیا۔ آپ کو قدرت نے بچا لیا۔ کوئی گزند نہ پہنچا۔ اس سے آپ کی جرأت کو سمجھا جاسکتا ہے۔

والد صاحب کے وصال کے بعد والد صاحب کے دوست آپ کو بادشاہ ''فرخ سیر'' کے دربار میں لے گئے کہ والد گرامی کی اسامی شاہی امراء پر آپ کا تقرر ہو جائے۔ اس دن اتفاق سے بادشاہ نے دربار نہ لگایا۔ اسی رات آپ نے خواب بھی دیکھا کہ ایک بزرگ نے آپ کے سر پر اپنا کلاہ رکھا ہے۔ صبح بیدار ہوئے تو اسے منجانب اللہ اشارہ غیبی سمجھ کر شاہی امراء کے زمرہ میں داخل ہونے کی بجائے زمرہ فقراء میں شامل ہونے کے لئے ساعی ہوئے۔

آپ نے اپنے وقت کے متعدد سلوک کے ائمہ سے اکتساب کیا۔ بالآخر حضرت خواجہ سیف الدین ؒ کے خلیفہ حضرت سید نور محمد بدایونی ؒ سے بیعت ہوئے۔ بیعت ہوتے ہی پیرومرید میں اتنا انس پیدا ہوا کہ صبح وشام مرشد کی خدمت میں حاضر باش رہنے لگے۔ پھر وقت آیا کہ آپ کو حضرت بدایونی ؒ سے خلافت ملی اور پھر یہ بھی وقت آیا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ ایسے کامل نے حضرت مرزامظہر جان جاناں ؒ کو داعی سنت قرار دیا اور فرمایا کہ: ''میری نظر میں روئے زمین کے کسی شہر واقلیم میں مرزامظہر جان جاناں کا مثل نہیں ہے۔ سلوک کے آرزومندان کی خدمت میں جائیں۔'' اور حضرت شاہ ولی اللہ ؒ اپنے رفقاء کو حضرت مرزامظہر جان جاناں ؒ کی خدمت میں کسب فیض کے لئے بھیجتے تھے اور پھر مکتوبات میں جس طرح حضرت شاہ ولی اللہ نے حضرت مرزامظہر جان جاناں ؒ کے متعلق وقیع القاب استعمال فرمائے ہیں۔ اس سے آپ کے علوشان کا اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت مرزامظہر جان جاناں ؒ صفائی قلب کے لئے قرآن مجید کی تلاوت پر زور دیتے تھے۔ شیخ اپنے مرید کے لئے بمنزلہ حکیم کے ہوتا ہے کہ طبیعت کے میلان یا برداشت کے مطابق نسخہ علاج تجویز کرتا ہے۔ کوئی منازل سلوک کے لئے ذکر واذکار پر زور دیتے ہیں۔ کوئی نوافل پر زور دیتے ہیں۔ کوئی تلاوت کلام اللہ پر زور دیتے ہیں۔ مقصود ان تمام سے سلوک کی منزل درجہ ''احسان'' تک پہنچانا ہوتا ہے اور بس۔ غرض مرزامظہر جان جاناں ؒ متفقہ طور پر اہل نظر کاملین کے نزدیک اکابر صوفیاء میں سے تھے۔

آپ بہت ہی نفیس الطبع بزرگ تھے۔ اس کے باوجود مزاج میں سادگی تھی۔ استغناء کا یہ عالم تھا کہ ایک بار نظام الملک نے تیس ہزار روپے نذر کئے۔ آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے اصرار سے عرض کیا کہ لے کر رکھ لیں۔ فقراء میں تقسیم فرما دینا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارا منشی نہیں کہ رقم بانٹتا پھروں۔ آپ خود میرے ہاں سے باہر نکلتے ہی تقسیم کرنا شروع کر دیں۔ گھر تک پہنچنے سے قبل رقم تقسیم ہو جائے گی۔

(جاری ہے)

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقاتِ جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجئے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا
عبد المجید لدھیانوی
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا
ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
نائب امیر مرکزیہ

خواجہ عزیز احمد
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا
عزیز الرحمن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4583486, 061-4783486

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.